سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

(سوموار 18، منگل 19، بدھ 20، جمعرات 21۔ نومبر 2019)

(یوم الاثنین 20، یوم الثلاثہ 21، یوم الاربعاء 22، یوم الخمیس 23۔ ربیع الاوّل 1441ھ)

سترہویں اسمبلی : سولہواں اجلاس

جلد 16 : شمارہ جات : 1 تا 4

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

سولہواں اجلاس

سوموار،18-نومبر2019

جلد 16 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1-	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2-	ایجنڈا	------------	3
3-	ایوان کے عہدے دار	------------	7
4-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	15
5-	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	16
6-	چیئرمینوں کا پینل	------------	17

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تعزیت		
7-	معزز ممبر جناب ممتاز علی کی بیٹی، سابق ممبر مولانا رحمت اللہ کی وفات اور راجن پور میں سکیورٹی فورسز کے شہدا کے لئے دعائے مغفرت	-----------	17
	سوالات (محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)		
8-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	18
9-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	60
10-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	72
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)		
11-	سپیشل کمیٹی نمبر6 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	-----------	89
	توجہ دلاؤ نوٹس		
12-	شیخوپورہ: شادی سے انکار پر لڑکی اور لڑکے کا قتل	-----------	90
13-	راجن پور: دہشتگردوں کی فائرنگ سے پانچ افراد کا قتل	-----------	91
	پوائنٹ آف آرڈر		
14-	جناب سپیکر کی جانب سے نیو کیمپس لاہور سے ملحقہ انڈر پاس کو وارث میر کے نام سے منسوب کرنے کے بارے میں رولنگ پر عملدرآمد کا مطالبہ	-----------	93
	تحاریک التوائے کار		
15-	سرگودھا: پھلگھوال کے جنگلات سے لکڑی چوری کے واقعات میں اضافہ (---جاری)	-----------	94

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر		
16۔	ایجنڈے میں دیئے گئے آرڈیننسوں کو واپس لینے اور قانون سازی قواعد کے مطابق کرنے کا مطالبہ	------------	95
	سرکاری کارروائی		
	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک		
17۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت آرڈیننسز کی میعاد میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک	------------	101
	آرڈیننسز (میعاد میں توسیع کی قراردادیں)		
18۔	آرڈیننس راولپنڈی خواتین یونیورسٹی راولپنڈی 2019	------------	103
19۔	آرڈیننس میانوالی یونیورسٹی 2019	------------	104
20۔	آرڈیننس پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019	------------	105
21۔	آرڈیننس (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2019	------------	106
22۔	آرڈیننس پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019	------------	107
	آرڈیننسز (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)		
23۔	آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی 2019	------------	108
24۔	آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019	------------	108
25۔	آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ویلیج پنچایتیں اینڈ نیبرہڈ کونسلز 2019	------------	109
	مسودات قانون (جو پیش ہوئے)		
26۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2019	------------	110
27۔	مسودہ قانون (ترمیم) (ورکرز کی شرکت) کمپنیوں کے منافع جات 2019	------------	110

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
28۔	مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2019 ------------	111
29۔	مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ وعشر پنجاب 2019 ------------	114
30۔	مسودہ (مدارس و سکولز) ضبط شدہ اور منجمد کردہ ادارے پنجاب 2019 ------------	120
	زیرو آر نوٹس	
31۔	تحصیل کوٹلی ستیاں میں جنگلی سوروں کی وجہ سے متعدد افراد جاں بحق (۔۔۔جاری) ------------	125
32۔	سپریم کورٹ کے فیصلے کے باوجود پرائیویٹ سکولوں کا چھٹیوں میں بھی پوری فیس وصول کرنا (۔۔۔جاری) ------------	126
	منگل، 19۔نومبر 2019	
	جلد 16 : شمارہ 2	
33۔	ایجنڈا ------------	129
34۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	133
35۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	134
	سوالات (محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)	
36۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	135
37۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	176
38۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	205
	تحاریک استحقاق	
39۔	ایم ایس، ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار ------------	218

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار		
40۔	گوجر خان میں قائم ٹراما سنٹر کو فنکشنل کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	------------	224
41۔	یونیورسٹی آف لاہور کے تمام غیر قانونی کیمپسز کو بند کرنے کا مطالبہ	------------	226
42۔	چیف آفیسر ضلع کونسل راجن پور کا سرکاری خزانے سے رقم خُورد بُرد کرنا	------------	229
43۔	کورم کی نشاندہی	------------	230
	بدھ، 20۔نومبر 2019		
	جلد 16 : شمارہ 3		
44۔	ایجنڈا	------------	233
45۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	237
46۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	238
	تعزیت		
47۔	معزز ممبر قومی اسمبلی میاں فضل حق کی اہلیہ کی وفات پر دعائے مغفرت	------------	239
	پوائنٹ آف آرڈر		
48۔	مال روڈ پر پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے دھرنا دینے والے ملازمین کے نمائندہ کو اسمبلی میں بلا کر ان کے مطالبات حل کرنے کا مطالبہ	------------	239
	سوالات (محکمہ جیل خانہ جات)		
49۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	241
50۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	277
51۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	294

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار		
52۔	تحصیل سمندری چک نمبر 195 گ ب کا نکاسی آب نالہ بند کیا جانا	------------	304
	پوائنٹ آف آرڈر		
53۔	مال روڈ پر پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے دھرنا دینے والے ملازمین کے نمائندہ کو اسمبلی میں بلا کر ان کے مطالبات حل کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	------------	305
	سرکاری کارروائی		
	آرڈیننس (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)		
54۔	آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019	------------	308
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)		
55۔	سالانہ رپورٹ / پوسٹ الیکشن ریویو 2018	------------	309
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)		
56۔	واٹر بل پنجاب 2019	------------	312
57۔	مسودہ قانون (ہسپتالز و ڈسپنسریاں) ضبط شدہ اور منجمد کردہ سہولیات پنجاب 2019	------------	315
58۔	مسودہ قانون (ترمیم) ریگولرائزیشن آف سروس پنجاب 2019	------------	319
59۔	مسودہ قانون (ترمیم) سوشل سکیورٹی برائے صوبائی ملازمین 2019	------------	323
60۔	مسودہ قانون کھال پنچایت پنجاب 2019	------------	326
61۔	مسودہ قانون ورکرز ویلفیئر فنڈ پنجاب 2019	------------	329
62۔	مسودہ قانون (ترمیم) آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019	------------	331
63۔	مسودہ قانون کم از کم اجرت پنجاب 2019	------------	334
64۔	مسودہ قانون راولپنڈی خواتین یونیورسٹی، راولپنڈی 2019	------------	336

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	جمعرات، 21-نومبر 2019		
	جلد 16 : شمارہ 4		
65-	ایجنڈا	-----------	349
66-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	351
67-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	352
	پوائنٹ آف آرڈر		
68-	احتساب عدالت لاہور میں پیشی کے موقع پر پولیس کا معزز ممبران اسمبلی کو ملاقات سے روکنا	-----------	353
	سوالات (محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)		
69-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	356
70-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	381
71-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	400
	توجہ دلاؤ نوٹس		
72-	قصور: پرائیویٹ کمپنی کے سپروائزر سے ڈاکوؤں کی لوٹ مار سے متعلقہ تفصیلات	-----------	415
73-	ڈیرہ غازی خان: تھانہ کوٹ مبارک کی حدود میں پولیس اور ڈاکوؤں کے مابین فائرنگ سے ہلاکتوں سے متعلقہ تفصیلات	-----------	416
	تحاریک التوائے کار		
74-	سی ٹی آئی سکول و کالج ٹیچرز کے لئے تھرڈ ڈویژن کو بھی اہل قرار دینے کا مطالبہ	-----------	420

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
75۔	تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال مری سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی عدم تعیناتی کی وجہ سے علاج معالجہ کی سہولت سے محروم ------------	421
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
76۔	پرائس کنٹرول پر عام بحث ------------	424
77۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(52)/2019/2136. Dated: 13th November, 2019. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Mohammad Sarwar**, *Governor of the Punjab*, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 18th November, 2019 at 03:00 P.M** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore, the
13th Novmber, 2019

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ18-نومبر2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں میں توسیع

(i) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ127کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے)کے تحت درج ذیل آرڈیننسوں کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد یں پیش کرنے کی اجازت دی جائے:

1) آرڈیننس راولپنڈی خواتین یونیورسٹی،راولپنڈی2019(9بابت2019)

2) آرڈیننس میانوالی یونیورسٹی2019(10بابت2019)

3) آرڈیننس پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب2019(11بابت2019)

4) آرڈیننس(ریفارمز)میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب2019(12بابت2019)

5) آرڈیننس پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب2019(13بابت2019)

4

(ii) آئین کے آرٹیکل 128(2) (اے) کے تحت قراردادیں

1۔ آرڈیننس راولپنڈی خواتین یونیورسٹی، راولپنڈی 2019 (9 بابت 2019) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 26۔اگست 2019 سے نافذ کردہ آرڈیننس راولپنڈی خواتین یونیورسٹی، راولپنڈی 2019 (9 بابت 2019) کی مدت نفاذ میں 24۔نومبر 2019 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

2۔ آرڈیننس میانوالی یونیورسٹی 2019 (10 بابت 2019) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 26۔اگست 2019 سے نافذ کردہ میانوالی یونیورسٹی 2019 (10 بابت 2019) کی مدت نفاذ میں 24۔نومبر 2019 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

3۔ آرڈیننس پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019 (11 بابت 2019) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 30۔اگست 2019 سے نافذ کردہ آرڈیننس پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019 (11 بابت 2019) کی مدت نفاذ میں 28۔نومبر 2019 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

4۔ آرڈیننس (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2019 (12 بابت 2019) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 2۔ستمبر 2019 سے نافذ کردہ آرڈیننس (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2019 (12 بابت 2019) کی مدت نفاذ میں یکم دسمبر 2019 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

5

5۔ آرڈیننس پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019 (13 بابت 2019) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 6۔ستمبر 2019 سے نافذ کردہ آرڈیننس پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019 (13 بابت 2019) کی مدت نفاذ میں 5۔دسمبر 2019 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

(بی) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی 2019

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی 2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے ۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ویلیج پنچایتیں اینڈ نیبرہڈ کونسلز 2019

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ویلیج پنچایتیں اینڈ نیبرہڈ کونسلز 2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(سی) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2019

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2019 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) (ورکرز کی شرکت) کمپنیوں کے منافع جات 2019

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) (ورکرز کی شرکت) کمپنیوں کے منافع جات 2019 ایوان میں پیش کریں گے۔

6

(ڈی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 17 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2019، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ وعشر پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ وعشر پنجاب 2019، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے زکوٰۃ وعشر نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ وعشر پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (مدارس وسکولز) ضبط شدہ اور منجمد کردہ ادارے پنجاب 2019
(مسودہ قانون نمبر 22 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (مدارس و سکولز) ضبط شدہ اور منجمد کردہ ادارے پنجاب 2019، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سکول ایجوکیشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔
یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (مدارس وسکولز) ضبط شدہ اور منجمد کردہ ادارے پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے	پی پی۔296
4۔	جناب کاشف محمود، ایم پی اے	پی پی۔241

کابینہ

1۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
2۔	جناب محمد بشارت راجا	:	وزیر قانون وپارلیمانی امور، سماجی بہبود و بیت المال
3۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
4۔	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر کالونیز

8

5-	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
6-	جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی و معدنیات
7-	جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
8-	جناب محمد رضوان	:	وزیر تحفظ ماحول
9-	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
10-	جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت و انسانی وسائل
11-	جناب محمد اجمل	:	وزیر چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
12-	چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
13-	جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
14-	محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
15-	جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت
16-	مہر محمد اسلم	:	وزیر امداد باہمی
17-	میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
18-	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، اطلاعات و ثقافت*
19-	جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
20-	میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
21-	ملک اسد علی	:	

9

22۔ جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
23۔ سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
24۔ سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک
25۔ ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
26۔ سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
27۔ جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
28۔ جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
29۔ جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
30۔ جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
31۔ جناب سمیع اللہ چودھری	:	وزیر خوراک
32۔ مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
33۔ جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
34۔ سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
35۔ محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
36۔ جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

11

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1-	راجہ صغیر احمد	: جیل خانہ جات
2-	چودھری محمد عدنان	: مال
3-	جناب اعجاز خان	: چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
4-	ملک تیمور مسعود	: ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5-	راجہ یاور کمال خان	: سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6-	جناب سلیم سرور جوڑا	: سماجی بہبود
7-	میاں محمد اختر حیات	: داخلہ
8-	چودھری لیاقت علی	: صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9-	جناب ساجد احمد خان	: سکولز ایجوکیشن
10-	جناب محمد مامون تارڑ	: سیاحت
11-	چودھری فیصل فاروق چیمہ	: آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
12-	جناب فتح خالق	: سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13-	جناب احمد خان	: لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
14-	جناب تیمور علی لالی	: اوقاف و مذہبی امور
15-	جناب عادل پرویز	: تحفظ ماحول
16-	جناب شکیل شاہد	: محنت
17-	جناب غضنفر عباس شاہ	: کالونیز
18-	جناب شہباز احمد	: لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

12

19-	جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی وترقیات
20-	جناب نذیر احمد چوہان	:	
21-	جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22-	جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23-	سید عباس علی شاہ	:	قانون وپارلیمانی امور
24-	جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات وثقافت
25-	میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26-	جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27-	رائے ظہور احمد	:	خوراک
28-	سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29-	جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی ومعدنیات
30-	جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ وعُشر
31-	جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32-	جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
33-	جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34-	جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35-	جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات وتعمیرات
36-	جناب محمد طاہر	:	زراعت
37-	سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
38-	جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

13

ایڈووکیٹ جنرل

سردار احمد جمال سکھیرا

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

15

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سولہواں اجلاس

سوموار،18-نومبر2019

(یوم الاثنین،20-ربیع الاوّل1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر37منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادرنے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم٥

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ٥

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی ﴿۱۴﴾ وَ ذَکَرَ اسۡمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی ﴿۱۵﴾ بَلۡ
تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا ﴿۱۶﴾ وَ الۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ وَّ اَبۡقٰی ﴿۱۷﴾ اِنَّ
ہٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰی ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ مُوۡسٰی ﴿۱۹﴾

سُوۡرَۃُ الأعلى آيات14تا19

بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا(14)اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا(15)مگر تم لوگ تو دُنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو(16)حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے(17)یہی بات پہلے صحیفوں میں(مرقوم)ہے(18)(یعنی)ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں(19)

وماعلینا الا البلاغ٥

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ایسا کوئی محبوب نہ ہوگا نہ کہیں ہے
بیٹھا ہے چٹائی پر مگر عرش نشیں ہے
ملتا نہیں کیا کیا دو جہاں کو تیرے در سے
اک "لفظ" نہیں ہے کہ تیرے لب پہ نہیں ہے
ہر اک کو میسر کہاں اس در کی غلامی
اس در کا تو دربان بھی جبریل امیں ہے
دل گریہ کناں اور نظر سوئے مدینہ
اعظم تیرا اندازِ طلب کتنا حسین ہے

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سردار فاروق امان اللہ دریشک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے پینل آف چیئرمین کا اعلان ہو جائے، سیکرٹری اسمبلی پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1) میاں شفیع محمد، ایم پی اے، پی پی-258
2) جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی-29
3) سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے پی پی-296
4) جناب کاشف محمود، ایم پی اے پی پی-241

شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

تعزیت

معزز ممبر جناب ممتاز علی کی بیٹی، سابق ممبر مولانا رحمت اللہ کی وفات اور راجن پور میں سکیورٹی فورسز کے شہداء کے لئے دعائے مغفرت

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! کل ہمارے ایم پی اے جناب ممتاز علی چانگ کی جواں بیٹی کی ہارٹ اٹیک سے death ہو گئی ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! جناب مولانا محمد رحمت اللہ، ایم این اے رہے اور ہمارے ساتھ ایم پی اے بھی رہے، وہ وفات پا گئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ میاں محمد نواز شریف اور جناب آصف علی زرداری کی صحت کے لئے دعا کی اپیل ہے۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش ہے کہ آٹھ روز سے محکمہ لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے سینکڑوں ملازمین یہاں اپنے مطالبات لے کر بیٹھے ہیں، ان کی بات سنی جائے اور ان کے معاملات حل کئے جائیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد الیاس! آپ تشریف رکھیں، ان سے مذاکرات ہو رہے ہیں۔ جی، سردار فاروق امان اللہ دریشک!

سردار فاروق امان اللہ دریشک: جناب سپیکر! راجن پور میں سکیورٹی فورسز کے اہلکار شہید ہوئے ہیں۔ میری استدعا ہے کہ ان کے ایصال ثواب کے لئے دعا کرائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے کے مطابق محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1494 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر جناب محمد طاہر پرویز کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد میں محکمہ جنگلات کے دفاتر اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1494: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ جنگلات کے دفاتر کہاں کہاں ہیں اور ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع کا سال 19-2018 کا بجٹ مد وار کتنا ہے؟

(ج) اس ضلع میں اگست 2018 سے آج تک کتنی رقم شجر کاری پر خرچ کی گئی ہے؟

(د) یہ شجر کاری کس کس مقام، سڑک اور روڈ پر کی گئی اور یہ شجر کاری کن کن ملازمین کی زیر نگرانی کی گئی؟

(ہ) حکومت اس ضلع میں کس کس مقام پر مزید شجر کاری کا پروگرام رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ جنگلات کے دفاتر کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. ناظم جنگلات فیصل آباد فارسٹ سرکل گٹ والا فیصل آباد۔
2. مہتمم جنگلات فیصل آباد سمندری روڈ فیصل آباد
3. نائب مہتمم جنگلات فیصل آباد سمندری روڈ فیصل آباد
4. نائب مہتمم جنگلات جڑانوالہ محلہ عید گاہ نزد لاری اڈا کینال سائیڈ جڑانوالہ
5. امین جنگلات سمندری ضیاء مارکیٹ سمندری

ان دفاتر میں 108 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) محکمہ جنگلات فیصل آباد فارسٹ ڈویژن ضلع فیصل آباد کا مد وار بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

Pay and Allowances	Conservancy & Works
45.784 ملین روپے	7.829 ملین روپے

(ج) محکمہ جنگلات فیصل آباد فارسٹ ڈویژن نے ضلع فیصل آباد میں اگست 2018 سے آج تک شجر کاری پر کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(د) فیصل آباد فارسٹ ڈویژن کے زیر انتظام ضلع فیصل آباد میں دوران سال 19-2018 میں کوئی شجر کاری نہ کی گئی ہے۔

(ہ) فیصل آباد فارسٹ ڈویژن سال 19-2018 میں فیصل آباد ضلع میں کسی مقام پر شجر کاری کروانے کا کوئی پروگرام منظور نہیں ہوا۔

MR DEPUTY SPEAKER: But only one supplementary question on behalf of the mover.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے دو ضمنی سوالوں کا تو حکم دیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صرف ایک ضمنی سوال ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ کہیں تو میں یہ بھی نہیں کرتا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ اگر آپ نے فرمایا ہے تو میں بیٹھ جاؤں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے نہیں بلکہ جناب خلیل طاہر سندھو نے آپ کو بیٹھنے کا کہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں جز(د) کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ شجر کاری کس کس مقام، سڑک اور روڈ پر کی گئی اور یہ شجر کاری کن کن ملازمین کی زیر نگرانی کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! معزز ممبر اپنا سوال دہرا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں جز(د) کے حوالے سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ شجر کاری کس کس مقام، سڑک اور روڈ پر کی گئی ہے اور یہ شجر کاری کن کن ملازمین کی زیر نگرانی کی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! فیصل آباد فارسٹ ڈویژن کے زیر انتظام ضلع فیصل آباد میں 19-2018 کے دوران کوئی شجر کاری نہ کی گئی ہے اور یہ 26۔جون کو جواب موصول ہوا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! 36۔جون کہاں سے آگیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ کے مہینے 36 دنوں کے ہوتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! میں نے 26۔جون کہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں جز(ہ) کے حوالے سے سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ last question ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی تو یہ دوسرا ضمنی سوال کرنے لگا ہوں چار ضمنی سوال تو آپ نے allow کئے ہوئے ہیں۔ کیا اب ریاست مدینہ میں کوئی کم ہو گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ سوال کریں باقی باتیں چھوڑیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال کے جز(ہ) کو آپ پڑھ لیں۔ اس میں پوچھا گیا ہے کہ حکومت اس ضلع میں کس کس مقام پر مزید شجر کاری کا پروگرام رکھتی ہے؟ اب میں آپ کی اجازت سے اس کا جواب بھی پڑھ دیتا ہوں۔ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ فیصل آباد فارسٹ ڈویژن سال 19-2018 میں فیصل آباد ضلع میں کسی مقام پر شجر کاری کرانے کا کوئی پروگرام منظور نہیں ہوا۔ حکومت کی طرف سے دعویٰ کیا جاتا ہے کہ billion trees لگائے گئے ہیں جبکہ 19-2018 میں ضلع فیصل آباد میں کوئی درخت نہیں لگایا جا رہا تو یہ کیا فراڈ ہے؟ وزیر اعظم نے اپنے غیر ملکی دورے کے دوران کہا کہ ہم اپنے ملک میں billion trees لگا رہے ہیں اور یہاں پر ان کے وزراء نے بھی بیانات دیئے کہ ہم billion trees لگا رہے ہیں تو وہ کون سے سمجھ دار

لوگ ہیں جو اس منصوبے پر عملدرآمد کروا رہے ہیں جبکہ ضلع فیصل آباد ان درختوں سے محروم ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! ضلع فیصل آباد billion trees کے پروگرام میں شامل ہے۔ انشاءاللہ ضلع فیصل آباد میں بھی جلد درخت لگائے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 1569 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1631 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے اور ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1640 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں شجر کاری مہم کے دوران
لگائے گئے پودوں کی تعداد واقسام سے متعلقہ تفصیلات

***1640: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں شجر کاری مہم کے تحت ماہ فروری 2019 کے دوران کتنے پودے لگائے گئے ہیں؟

(ب) یہ پودے کہاں کہاں لگائے گئے ہیں؟

(ج) ان لگائے گئے پودوں میں کس کس قسم کے پودے شامل ہیں؟

(د) کیا یہ پودے لاہور کے موسم اور آب وہوا سے مطابقت رکھتے ہیں؟

(ہ) ان پودوں کی آبیاری کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):

(الف) لاہور فارسٹ ڈویژن نے شجر کاری مہم موسم بہار 2019 کے دوران اپریل 2019 تک مندرجہ ذیل پودہ جات مہیا کئے۔

Name of Sector	Achievement
Government Forest	63118
Other Govt. Deptt.	57000
Defence Deptt.	246000
PVT Land	24837
Total	390955

اور محکمہ جنگلات کی اراضی پر کل پودے 63118 لگائے گئے ہیں۔

(ب) محکمہ جنگلات کی اراضی پر پودہ جات مندرجہ ذیل جگہوں پر لگائے۔

نمبر شمار	نام رقبہ / سڑکات	تعداد پودہ جات	اقسام
1-	رائیونڈ سوئے آصل روڈ	5000	مختلف اقسام
2-	برکی روڈ	4000	مختلف اقسام
3-	جلو پارک	10000	مختلف اقسام
4-	عینو بھٹی فارسٹ	21150	مختلف اقسام
5-	کرول فارسٹ	22968	مختلف اقسام

(ج) ان میں کیکر، بکائن، پلکن، ارجن، پاپولر، آملہ، کچنار، سکھ چین، نیم، جامن، سفیدہ وغیرہ کے پودہ جات شامل ہیں۔

(د) جی، مطابقت رکھتے ہیں۔ یہ تمام لوکل قسم کے پودہ جات لگائے گئے ہیں۔

(ہ) ان پودوں کو باقاعدہ گورنمنٹ کے شیڈول آف ریٹ کے مطابق maintenance کی جارہی ہے اور موقع پر کامیاب ہیں۔ واٹر ٹینکر اور ٹربائن کی مدد سے آبیاری کی جارہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور شہر میں شجرکاری مہم کے تحت ماہ فروری 2019 کے دوران کتنے پودے لگائے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! لاہور فارسٹ ڈویژن نے شجرکاری مہم موسم بہار 2019 کے دوران اپریل 2019 تک 390955 پودے مہیا کئے گئے ہیں؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری میرا ضمنی سوال سمجھ نہیں سکے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور شہر میں شجرکاری مہم کے تحت ماہ فروری 2019 میں کتنے پودے لگائے گئے ہیں اور کہاں کہاں پر لگائے گئے ہیں، میں نے یہ نہیں پوچھا کہ کتنے پودے مہیا کئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! میں نے محترمہ کو یہی جواب دیا ہے کہ لاہور شہر میں 390955 پودے لگائے گئے ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری فارسٹ ڈویژن کی طرف سے لگائے گئے کل پودہ جات کی تعداد بتا رہے ہیں جبکہ میں specific area یعنی لاہور شہر کے بارے میں پوچھ رہی ہوں کہ لاہور شہر میں کتنے لگائے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! میں محترمہ کے سوال کا ہی جواب دے رہا ہوں کہ ہم نے لاہور شہر میں 390955 پودے لگائے ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں لکھا گیا ہے کہ لاہور فارسٹ ڈویژن نے شجرکاری مہم موسم بہار 2019 کے دوران اپریل 2019 تک 390955 پودے مہیا کئے ہیں۔ پودے مہیا کرنے اور لگانے میں بڑا فرق ہے۔ مہربانی کر کے پارلیمانی سیکرٹری اپنے جواب کو clear کریں کیونکہ مجھے unclear جواب نہیں چاہئے۔ اگر انہوں نے پودے نہیں لگائے تو کوئی بات نہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):
جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ ہم نے لاہور شہر میں 390955 پودے لگائے ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! لاہور شہر اور خصوصی طور پر اربن ایریا کے جو حالات ہیں ان کے مطابق محکمہ جنگلات کی اہمیت بہت زیادہ ہے لیکن جتنی اس کی اہمیت ہے یہ محکمہ اتنا ہی غیر سنجیدہ ہے اور غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ حکومت کے تین چار محکمہ جات کو لاہور فارسٹ ڈویژن کی طرف سے 390955 پودہ جات مہیا کئے گئے ہیں جبکہ اس سے پہلے والے سوال نمبر 1569 کا جواب دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ 349500 پودہ جات مہیا کئے گئے ہیں۔ اس طرح پچاس ہزار پودہ جات کا فرق آرہا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھتا ہوں کہ آیا سوال نمبر 1569 کا جو جواب دیا گیا ہے وہ درست ہے یا پھر سوال نمبر 1640 کا جواب درست ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):
جناب سپیکر! سوال نمبر 1569 کا جواب درست ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! ان دونوں سوالات کے جوابات دیتے ہوئے محکمہ نے پچاس ہزار پودے غائب کر دیئے ہیں اگر پہلا جواب درست ہے تو پھر اگلے سوال کے جواب میں مہیا کئے گئے پودوں کی تعداد 390955 کیوں بتائی گئی ہے اور اگر یہ تعداد درست ہے تو پھر پچاس ہزار پودے کم کیسے ہو گئے ہیں اور یہ پودے کدھر غائب ہوئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! آپ کس سوال کی بات کر رہے ہیں؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1569 کے جواب میں مہیا کئے گئے پودہ جات کی تعداد 349500 بتائی گئی ہے جبکہ سوال نمبر 1640 کے جواب میں کہا گیا ہے کہ 390955 پودے مہیا کئے گئے ہیں تو یہ فرق کیوں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! لاہور فارسٹ ڈویژن نے شجر کاری مہم کے تحت مختلف محکمہ جات کو کل 390955 پودے مہیا کئے ہیں۔ یہ سب پودہ جات لگائے گئے ہیں اور اگر معزز ممبر visit کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں visit کی بات نہیں کر رہا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آج اسمبلی کے اجلاس میں وقفہ سوالات کے دوران غلط جواب دیا گیا ہے۔ محکمہ جنگلات کی غیر سنجیدگی کا یہ عالم ہے کہ پچاس ہزار پودے کم کر دیئے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ بات ان کے علم میں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! یہ 349500 پودہ جات اپریل کے شروع میں مہیا کئے گئے تھے اور جب اپریل کا مہینہ مکمل ہوا تو ان پودہ جات کی تعداد 390955 ہو گئی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! ابھی پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا ہے کہ billion trees کی campaign شروع ہو رہی ہے۔ سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ 6 لاکھ پودہ جات کا بجٹ دیا گیا جس میں سے 3 لاکھ پودے لگائے گئے ہیں۔ نرسری کے اندر 6 لاکھ پودے آئے ہیں جبکہ ان میں سے صرف 3 لاکھ پودے لگائے گئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہماری capacity تین لاکھ پودے لگانے کی بھی نہیں ہے تو پھر billion trees کی campaign کیسے کامیاب ہو گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! Billion Trees Programme کے تحت لاہور میں پی ایچ اے کے زیر انتظام چھ لاکھ پودوں کی نرسری لگائی گئی ہے جن پر 33 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1651 جناب منان خان کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 693 ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید حسن مرتضٰی کا ہے۔

MR MUHAMMAD ILYAS KHAN: On his behalf.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! سوال نمبر 1704 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے سید حسن مرتضٰی کے ایماء پر طبع شدہ جواب دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ میں محکمہ جنگلات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

***1704: سید حسن مرتضٰی:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا کہاں کہاں ہے کتنے رقبہ پر جنگلات اور کتنے رقبہ پر خودرو پودے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں کتنے رقبہ پر شجر کاری کا ارادہ ہے مالی سال 2018-19 میں اس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) اس ضلع میں کتنے ملازمین کس کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(د) اس ضلع میں سوختہ لکڑی کہاں کہاں پڑی ہے؟

(ہ) سال 2017-18 اور 2018-19 میں محکمہ کی کتنی لکڑی اس ضلع میں چوری ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ 2631 ایکڑ ہے اور 80 ایکڑ رقبہ پر جنگلات موجود ہے اور کوئی خود رو پودے نہ ہیں۔ رقبہ کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام جنگل	کل رقبہ	پلانٹیڈ رقبہ	خالی رقبہ
1-	بیلہ منگینی	484ایکڑ	-	484ایکڑ
2-	بیلہ چک سرکار	856ایکڑ	-	856ایکڑ
3-	بیلہ چک سرکار (متھرومہ)	150ایکڑ	-	150ایکڑ
4-	چک بہادر	1141ایکڑ	80ایکڑ	1061ایکڑ
	کل	2631ایکڑ	80ایکڑ	2551ایکڑ

(ب) ضلع چنیوٹ میں شجرکاری کے لئے سکیم بنائی گئی ہے۔ اور مالی سال 19-2018 میں چنیوٹ ضلع میں شجرکاری کے لئے بجٹ فراہم نہ کیا گیا اور سکیم سوشل فارسٹری کے تحت ضلع چنیوٹ میں 4356 پودے لگائے گئے۔

(ج) ضلع چنیوٹ میں محکمہ جنگلات کے درج ذیل ملازمین کام کر رہے ہیں۔

عہدہ	گریڈ	تعداد ملازمین
رینج فارسٹ آفیسر	16	01
بلاک آفیسر	11	03
فارسٹ گارڈ	09	10
چوکیدار	02	01

(د) ضلع چنیوٹ میں سوختہ لکڑی موجود نہ ہے تاہم ضلع چنیوٹ میں روڈز اور انہار پر سوختہ درخت موجود ہیں جنہیں قوانین کے تحت مکمل پراسیس کر کے نیلام عام کیا جارہا ہے۔

(ہ) ضلع چنیوٹ میں محکمہ جنگلات کی سال 18-2017 اور 19-2018 میں درجہ ذیل لکڑی چوری ہوئی جس کی مالیت جرمانہ سمیت لکڑی چوروں سے وصول کیا گیا اور خزانہ سرکار میں جمع کرایا گیا۔

سال	تعداد درختان	مالیت
2017-18	44	151140/-
2018-19	10	85300/-
کل	54	236440/-

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! محکمہ نے جز(ب) کے جواب میں لکھا ہے کہ ضلع چنیوٹ میں شجرکاری کے لئے سکیم بنائی گئی ہے اور مالی سال 19-2018 میں ضلع چنیوٹ میں شجرکاری کے لئے بجٹ فراہم نہ کیا گیا۔ یہاں پر فیصل آباد کے بارے میں سوال ہوا وہاں بھی کہتے ہیں کہ کوئی درخت نہیں لگائے گئے اور ضلع چنیوٹ کے لئے بھی کوئی فنڈز مہیا نہیں ہوئے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ اربوں درخت کہاں لگانے ہیں؟

جناب سپیکر! میرا دوسری ضمنی سوال ہے کہ ضلع چنیوٹ میں درخت لگانے کی جو سکیم بنائی گئی ہے اُس کے بارے میں بتادیں کہ کس کس جگہ پر یہ پودے لگائے جائیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! ضلع چنیوٹ کے لئے شجرکاری کی سکیم بنائی گئی ہے لیکن مالی سال 19-2018 میں شجرکاری کے لئے بجٹ فراہم نہ کیا گیا ہے جبکہ Social Forestry Scheme کے تحت ضلع چنیوٹ میں 4356 پودے لگائے گئے ہیں۔ 20-2019 میں ان دونوں اضلاع فیصل آباد اور چنیوٹ میں بھی اور پورے پنجاب کی نہروں کے کناروں پر بھی پودے لگائے جائیں گے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! اس بجٹ میں شجرکاری کے لئے فنڈز مہیا نہیں کئے گئے تو محترم پارلیمانی سیکرٹری یقین دہانی کرادیں کہ کس سال کے بجٹ میں یہ فنڈز مہیا کردیئے جائیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! انشاءاللہ اگلے بجٹ میں شجرکاری کے لئے فنڈز رکھے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر1842 ہے، جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا کی سڑکوں اور نہروں پر
شجرکاری مہم کے تحت درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*1842: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا کے علاقہ بھیرہ اور بھلوال کی کسی نہر اور سڑک پر کوئی درخت نہ لگائے گئے ہیں؟

(ب) سال19-2018 کے بجٹ میں شجرکاری مہم کے لئے کتنی رقم ضلع سرگودھا کے کن کن علاقہ جات کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت بھیرہ اور بھلوال ضلع سرگودھا کی تمام سڑکات اورانہار پر درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):

(الف) تحصیل بھیرہ اور بھلوال سرگودھا فارسٹ ڈویژن کی بھلوال رینج کے دائرہ کار میں آتے ہیں جس میں بھلوال بھیرہ روڈ اور پرانا گجرات سرگودھا روڈ شامل ہیں۔ بھیرہ بھلوال روڈ پر پرانے درخت موجود ہیں اور گجرات سرگودھا روڈ پر پلانٹنگ کلومیٹر نمبر133/LR-129 میں16ایونیو کلومیٹر تعداد پودہ جات8000 سال 16-2015 اور121/LR-109 میں20ایونیو کلومیٹر (تعداد پودہ جات 6600) سال18-2017 میں کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ باقی ماندہ سڑکات ضلع کونسل سرگودھا کی حدود میں آتی ہیں۔

(ب) سال19-2018 کے بجٹ میں سرگودھا فارسٹ ڈویژن کے بجٹ میں پندرہ ایونیو کلومیٹر(4950پودہ جات)جھنگ سرگودھا روڈ پر پلانٹنگ کرائی گئی ہے جس کے پہلے سال کے لئے۔/1500000روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) بھیرہ اور بھلوال کی انہار کی فزیبلٹی رپوٹ پلانٹنگ کے لئے حکومت کو بھجوائی جاچکی ہے جس میں آئندہ مالی سال میں شاہ پور برانچ پر پلانٹنگ کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!ہم ڈیڑھ سال سےbillion treesسونامی کے بارے میں سُن رہے تھے لیکن ضلع سرگودھا کے دونوں اطراف بیٹھے ہوئے معزز ممبران اسمبلی کو میں بتانا چاہتا ہوں کہbillion treesسونامی ضلع سرگودھا میں داخل نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال ہے کہ بھیرہ اور بھلوال کی کس نہر اور کس سڑک پر درخت لگائے گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر!چونکہ سڑکوں کے ساتھ ساتھ پانی کے وسائل نہیں ہوتے اس لئے ہم نے سڑکوں کے کنارے ابھی کوئی نئے درخت نہیں لگائے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!میں نے اپنے سوال میں شاہ پور نہر کے کنارے درخت لگانے کا پوچھا ہے میں نے شہر کے اندر یا کسی گلی میں درخت لگانے کی بات نہیں کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر!ہمارے پاس ابھی وسائل کم ہیں لہٰذا جب وسائل پورے ہو جائیں گے تو ہم انشاء اللہ نہروں کے کناروں کے ساتھ ساتھ سڑکوں کے کناروں پر بھی نئے درخت لگائیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری اور سیکرٹری جنگلات میرے ساتھ پروگرام بنائیں میں ان کو پوری شاہ پور برانچ دکھاتا ہوں کیونکہ وہاں پر درخت موجود نہ ہیں۔

(اذانِ مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک کا سوال Standing Committee on Forest کو refer کیا جاتا ہے کیونکہ اس سوال کے جواب میں بہت سارا تضاد ہے۔ ایک مہینے کے اندر اندر اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! کمیٹیاں تو dissolve ہو گئی ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آج ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں فیصلہ ہوا ہے جس کے مطابق حکومتی اور اپوزیشن کے تین، تین معزز ممبران بیٹھیں گے اور جن سٹینڈنگ کمیٹیز کے چیئرمین حضرات نے استعفے دیئے ہیں اُس حوالے سے کوئی مناسب لائحہ عمل تیار کیا جائے تاکہ اس معاملے کو بہتر طریقے سے solve کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری! آپ اس چیز کو kindly دیکھ لیں کہ سوالات کے جوابات میں زیادہ problems آ رہے ہیں تو کوشش کریں کہ آئندہ یہ چیز نہ ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد

جناب ڈپٹی سپیکر 7 بج کر 32 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا سوال ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں request کروں گی کہ پارلیمانی سیکرٹری منسٹر کی سیٹ پر ہیں تو وہ اپنی سیٹ پر آ جائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1871 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ ماہی پروری میں واچر کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***1871: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ماہی پروری میں اس وقت واچر کی کتنی اسامیاں ہیں اور ان میں سے کتنی خالی پڑی ہوئی ہیں؟

(ب) صوبہ بھر میں اس وقت کتنی فش ہیچریز ہیں اور ہر فش ہیچری پر کتنے واچر تعینات ہیں؟

(ج) کیا واچر آٹھ، آٹھ گھنٹے کی شفٹ میں کام کرتے ہیں؟

(د) واچرز کی ہفتہ وار تعطیل کا پراسیس کیا ہوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):

(الف) محکمہ ماہی پروری میں اس وقت واچر کی 380 اسامیاں ہیں ان میں 75 اسامیاں خالی پڑی ہیں۔

(ب) صوبہ بھر میں اس وقت 19 فش ہیچریز ہیں اور ہیچریز واچرز کی کل 17 سیٹیں ہیں جن میں سے پانچ خالی ہیں۔

(ج) فشریز واچر اپنے اپنے ہیڈ کوارٹر پر سرکاری دفتری اوقات کے مطابق ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔

(د) فشریز واچر سرکاری تعطیلات کے مطابق چھٹی کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! نہیں۔ میں اپنے سوال کے جز کاالگ الگ سوال کروں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرے سوال کا جز (الف) ہے کہ محکمہ ماہی پروری میں اس وقت واچر کی کتنی اسامیاں ہیں اور ان میں سے کتنی خالی پڑی ہوئی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! محکمہ ماہی پروری میں اس وقت واچر کی 380 اسامیاں ہیں ان میں 75 اسامیاں خالی پڑی ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! جز (ب) ہے کہ صوبہ بھر میں اس وقت کتنی فش ہیچریز ہیں اور ہر فش ہیچری پر کتنے واچر تعینات ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! صوبہ بھر میں اس وقت 19 فش ہیچریز ہیں اور ہیچریز واچرز کی کل 17 سیٹیں ہیں جن میں سے پانچ خالی ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ ہاؤس کے ساتھ کتنا مذاق کر رہے ہیں۔ صوبہ کا تو انہوں نے ویسے ہی بیڑا غرق کر کے رکھ دیا ہے اور اب ہاؤس کو بھی انہوں نے مذاق بنا دیا ہے اور۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اپنا سوال کریں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! غلط بیانی اتنی زیادہ کر رہے ہیں کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! اگر آپ سوال کے جز (الف، ب) کا بغور جائزہ لیں تو سوال ایک ہی تھا۔ جز (الف) کے جواب میں کہا گیا کہ محکمہ میں اس وقت واچر کی 380 اسامیاں ہیں اور ان میں سے 75 خالی ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! مہربانی کر کے پارلیمانی سیکرٹری غور سے سنیں۔ جز (ب) میں واچر کی 17 سیٹیں ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ فش ہیچریز ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! 19 فش ہیچریز ہیں جبکہ ہیچریز واچرز کی 17 سیٹیں ہیں۔ ان دونوں کو جمع کریں تو 23 بنتی ہیں جن میں سے پانچ خالی ہیں تو کیا جز (الف) کا جواب درست ہے یا پھر جز (ب) کا جواب درست ہے۔ ایک کی موجودگی میں دوسرے جز کا جواب درست نہیں ہو سکتا۔ اس ہاؤس کے ساتھ جو مذاق کیا جا رہا ہے اس کی مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ اتنا غیر سنجیدہ روّیہ کیوں رکھا جا رہا ہے لہٰذا انہیں اب چاہئے کہ وہ اس روّیے کو بند کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! ہیچریز کے علیحدہ واچرز ہوتے ہیں اور فش ہیچریز کے علیحدہ واچرز ہوتے ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! پھر یہ وہی بات کر رہے ہیں کہ میرے سوال میں کچھ اور ہے جبکہ جواب میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کچھ اور کہہ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! انہیں ذرا clarify کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! محترمہ ذرا غور سے سنیں کہ محکمہ ماہی پروری میں اس وقت واچرز کی 380 اسامیاں ہیں جن میں سے 75 اسامیاں خالی ہیں جبکہ جز (ب) میں ہے کہ صوبہ بھر میں اس وقت فش ہیچریز کی

19 سیٹیں ہیں اور ہیچریز واچرز کی 17 سیٹیں ہیں جن میں سے پانچ خالی ہیں اور جز(ج) میں ہے کہ فشریز واچر اپنے اپنے ہیڈ کوارٹر پر سرکاری دفتری اوقات کے مطابق ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں نے تو ابھی جز(ج) کا پوچھا ہی نہیں بلکہ (الف، ب) جز کا جواب مانگا تھا تو یہ جز(ج) پر کیسے آ گئے کیونکہ میں نے تو ابھی ان سے سوال ہی نہیں کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ نے جز(ج) کا جواب کیسے دے دیا ہے۔ چلیں، محترمہ! آپ اگلا ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں سوال کچھ اور کر رہی ہوں جبکہ پارلیمانی سیکرٹری جواب کچھ اور دے رہے ہیں۔ میں نے تو ابھی جز(ج) کا سوال کیا ہی نہیں اور یہ مجھے اس کا جواب دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اگلا ضمنی سوال کر لیں جو کہ last ہو گا۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! لگتا ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری کو محترمہ کے سوال کی سمجھ ہی نہیں آ رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آغا علی حیدر! ایسا نہ کریں۔ محترمہ! اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال کا جز(ج) ہے کہ کیا واچر آٹھ آٹھ گھنٹے کی شفٹ میں کام کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ بالکل وہ آٹھ آٹھ گھنٹے کی اپنی ڈیوٹی کرتے ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری کی طرف سے دیئے گئے جواب میرے سوالوں سے مطابقت نہیں رکھتے اور میں جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ میں نے آٹھ آٹھ گھنٹے کی شفٹ کے بارے میں پوچھا تھا۔ محکمہ نے جواب میں سرکاری دفتری اوقات کے مطابق ڈیوٹی سرانجام دینے کا کہا ہے تو پارلیمانی سیکرٹری بتائیں کہ سرکاری دفتری اوقات کیا ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کے چھ ضمنی سوالات ہو چکے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! جو دفتری اوقات ہوتے ہیں وہی ہیں اور اس کے مطابق ڈیوٹی کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1894 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ ماہی پروری کے زیر انتظام ہیچری فارم
کے رقبہ اور پونگ کی سالانہ پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

*1894: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر جنگلات جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں محکمہ ماہی پروری کے تحت کتنے ہیچری فارم ہیں۔ ہیچری فارم کتنے رقبہ پر قائم ہے اور ان میں پونگ کی سالانہ پیداوار کتنی ہوتی ہے؟

(ب) ان ہیچری فارم کے سال 19-2018 کے بجٹ کی مدوار تفصیل بتائیں؟

(ج) صوبہ میں دن بدن مچھلی کی پیداوار خاص کر سرکاری سیکٹر میں کمی آرہی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) صوبہ میں محکمہ ماہی پروری کا سرکاری پانی کتنا کس کس دریا/نہر میں کہاں کہاں واقع ہے؟

(ہ) ان سے سالانہ کتنی آمدن محکمہ کو وصول ہو رہی ہے؟

(و) ان پانی کا ٹھیکہ کب کس کس پارٹی کو کتنی کتنی مالیت میں دیا گیا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد رضا حسین بخاری):

(الف) صوبہ میں محکمہ ماہی پروری کے تحت 19 ہیچری فارم ہیں ان کا کل رقبہ 999 ایکڑ ہے۔ ان میں پونگ کی سالانہ پیداوار سال19-2018 (ماہ مئی2019) تک 2 کروڑ32 لاکھ ہے۔

(ب) ان ہیچری فارم کے سال19-2018 کے بجٹ کی مدوار تفصیل بتائیں۔

بجٹ کی مدوار تفصیل درج ذیل ہے۔(Rs. In Million)

کوڈ	بجٹ کی فراہمی	اخراجات
تنخواہ اور الاؤنسز	161.936روپے	149.169روپے
مرمت اور دیکھ بھال	3.063روپے	2.569روپے
اشیاء اور خدمات	53.534روپے	47.443روپے
ٹوٹل	218.533روپے	199.181روپے

(ج) اس وقت پوری دنیا میں قدرتی پانیوں میں مچھلی کی پیداوار میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ سرکاری سیکٹر میں مچھلی کی پیداوار میں کمی کی بنیادی وجوہات دریاؤں میں پانی کی شدید کمی، دریاؤں اور نہروں میں کیمیکل فیکٹریوں سے نکلنے والے زہریلے پانی اور شہری آبادی کے سیوریج کے پانی کے اخراج سے پیدا ہونے والی آبی آلودگی ہے جس کی وجہ سے مچھلی کی افزائش متاثر ہو رہی ہے۔ محکمہ ماہی پروری ہر سال لاکھوں کی تعداد میں مختلف اقسام کا بچہ مچھلی سرکاری پانیوں میں سٹاک کر رہا ہے تاکہ سرکاری سیکٹر میں مچھلی کی پیداوار کو sustain رکھا جاسکے۔

(د) صوبہ میں محکمہ ماہی پروری کے زیر انتظام سال19-2018 میں کل 317 سرکاری پانی نیلام کئے گئے ہیں جو کہ تمام بڑے دریاؤں اور نہروں سے منسلک ہیں۔ تفصیل(A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) سال19-2018 میں محکمہ ماہی پروری کو سرکاری پانیوں کے حقوق شکار ماہی کی نیلامی سے حاصل کردہ آمدن تقریباً -/21,48,00000روپے ہے۔

(و) ان پانیوں کا ٹھیکہ سال2018-19میں جس جس کو دیا گیا اور کتنی مالیت میں دیا گیا اس کی تفصیل(B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز(الف) میں پوچھا گیا تھا کہ صوبہ میں محکمہ ماہی پروری کے تحت کتنے ہیچری فارم ہیں، ہیچری فارم کتنے رقبہ پر قائم ہے اور ان میں پونگ کی سالانہ پیداوار کتنی ہوتی ہے؟ میں آپ کے توسط سے ایک پارلیمانی سیکرٹری اور دو منسٹر صاحبان سے مشترکہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ 19 سنٹرز کہاں کہاں واقع ہیں، ان میں کتنی پیداوار ہے، 2016-17 میں کتنی پیداوار تھی اور2017-18 میں کتنی پیداوار تھی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! صوبہ میں محکمہ ماہی پروری کے تحت 19 ہیچری فارم ہیں ان کا کل رقبہ 999ایکڑ ہے۔ ان میں پونگ کی سالانہ پیداوار سال2018-19(ماہ مئی 2019) تک 2 کروڑ32لاکھ ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! یہ آپ کاlastضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی تو شروع ہی نہیں ہوا، میرا سوال پہلے ہیlastہو جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کبھی نہیں شروع ہوتے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کیاlastکوڈ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جو سوال کیا تھا پارلیمانی سیکرٹری نے وہی جواب پڑھ دیا ہے جو یہاں لکھا ہوا ہے۔ میں نے تو یہ سوال ہی نہیں کیا تھا۔ میں نے سالانہ پیداوار کا پوچھا ہے۔ انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ 19-2018 کی پیداوار 2 کروڑ 32 لاکھ ہے۔ جہاں انہوں نے سالانہ پیداوار کا لکھا ہے وہاں انہوں نے سال کا ذکر نہیں کیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ مجھے یہ بتایا جائے کہ یہ اُنیس سنٹرز کہاں کہاں پر ہیں؟

جناب سپیکر! دوسرا سوال یہ ہے کہ 17-2016 اور 18-2017 میں ---

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے لئے آپ fresh question جمع کرا لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جو سالانہ پیداوار ہے اس میں اس سال کا ذکر نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے مجموعی طور پر بتا دیا ہے اگر آپ نے اس سال کا پوچھنا ہے تو اس کے لئے نیا سوال جمع کرا دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چلیں، جو بات آپ کو پسند نہیں ہے اس کو میں چھوڑ دیتا ہوں یہ مجھے اُنیس سنٹرز کی پیداوار بتا دیں اور یہ بھی بتا دیں کہ ان کے مقامات کہاں کہاں پر ہیں؟ انہوں نے بتایا ہے کہ مئی 2019 تک یہ پیداوار 2 کروڑ 32 لاکھ ہے مجھے بتایا جائے کہ پچھلے سال کتنی پیداوار تھی اور اس سال کیا کمی واقع ہوئی ہے یا اضافہ ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ کا ضمنی سوال اس سے relevant نہیں ہے اس کے لئے آپ fresh question جمع کرا دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اُنیس سنٹرز کا پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ یہ کہاں کہاں ہیں، کیا میں نے پورے ہاؤس سے جواب لینا ہے؟ میرے سوال کا پورا ہاؤس ہی جواب دے رہا ہے اور دو منسٹرز بھی بول رہے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ---

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ اس محکمے کے منسٹر نہیں ہیں یہ سوال ان سے relevant نہیں ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ لینا چاہتا ہوں کہ یہ دو منسٹرز کا سنا کر ہمیں مخاطب کر رہے ہیں۔ یہ سنجیدہ ہاؤس ہے اور یہاں سنجیدہ ماحول ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ ہاؤس جتنا سنجیدہ ہے سارے لوگوں کی وہ سنجیدگی نظر آ رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ بات ہمیشہ مذاق کی طرف لے جاتے ہیں اور یہ اِس وقت بھی اپنے آپ کا مذاق بنا رہے ہیں۔ یہ مجھے بہت ہی سینئر نظر آ رہے ہیں، یہ بہت سنجیدہ آدمی ہیں اور میں ان کی بہت قدر کرتا ہوں لیکن یہ بلاوجہ "دو منسٹرز، دو منسٹرز" کی بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ دو منسٹرز آپ کو کیا کہتے ہیں؟ یہ تو آپ کی عزت کرتے ہیں، آپ کے ساتھ helpful ہیں، آپ کو ہمیشہ سر ماتھے پر بٹھاتے ہیں اور آپ ہمیں اس طرح ٹارگٹ بنا کر کیا کوئی چیز حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ اس کو سنجیدہ طریقے سے لیا جائے۔ ہم تو ان کے معاون ہیں، ہم یہاں ان کی خدمت کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ ہمارا مذاق اڑاتے ہیں۔ یہ اپنا مزاحیہ کردار ذرا ٹھیک کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ان کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اب چھوڑیں۔ اگلا سوال نمبر 1902 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2057 سید عثمان محمود کا ہے انہوں نے request بھیجی ہے کہ میرا سوال pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2058 بھی سید عثمان محمود کا ہے انہوں نے request بھیجی ہے کہ میرا سوال pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 2077 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا میں محکمہ جنگلات کے دفاتر،
ملازمین اور 19-2018 کے مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2077: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ جنگلات کے دفاتر کہاں کہاں ہیں ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع کا سال 19-2018 کا بجٹ مدوار کتنا تھا؟

(ج) اس ضلع میں اگست 2018 سے آج تک کتنی رقم شجرکاری پر خرچ ہوئی ہے؟

(د) یہ شجرکاری کس کس مقام سڑک اور علاقہ میں کی گئی یہ شجرکاری کن کن ملازمین کی زیر نگرانی کی گئی؟

(ہ) مذکورہ حکومت اس ضلع میں کس کس مقام پر شجرکاری کا پروگرام رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ جنگلات کے درج ذیل دفاتر ہیں۔

دفتر	جگہ	تعداد ملازمین
مہتمم جنگلات	فارسٹ کمپلیکس سرگودھا	22
نائب مہتمم جنگلات	فارسٹ کمپلیکس سرگودھا	39
رینج آفس بھلوال	بھلوال	22
رینج آفس بھاگٹانوالہ	چوکی بھاگٹ	19

(ب) سرگودھا فارسٹ ڈویژن میں 19-2018 کے بجٹ کی ہیڈ وار تفصیل درج ذیل ہے:

ہیڈ	رقم
(A-011)Salery	-/44952493روپے
(A-03)Contigency	-/4814660روپے

(ج) ضلع سرگودھا میں اگست 2018 سے اب تک شجرکاری کی مد میں -/2213050 روپے خرچ ہوئے۔

(د) سال 19-2018 میں سرگودھا فارسٹ ڈویژن میں مختلف سکیموں کے تحت شجرکاری مہم کی مد میں درج ذیل کام کیا گیا۔

"Afforestation of Blank Reaches along Important Highways in Punjab" کے تحت جھنگ سرگودھا روڈ مسمیان محسن علی فارسٹ گارڈ، غلام عباس بلاک آفیسر اور اسد علی نائب مہتمم کی زیر نگرانی پندرہ ایونیو کلومیٹر پر شجرکاری کی گئی۔

"Social Forestry to Increase Tree Cover on Farmland" کے تحت 50 ایکڑ رقبہ پر شجرکاری کی گئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

رقبہ	جگہ	تحصیل	ضلع	فارسٹ گارڈ	بلاک آفیسر	نائب مہتمم / رینج آفیسر
42 ایکڑ	شاہپور	شاہپور	سرگودھا	تنویر حسین	تنویر حسین	اسد علی
3 ایکڑ	109 جنوبی	سرگودھا	سرگودھا	عبدالخالق	احمد علی	محمد صدیق
5 ایکڑ	159 شمالی	سلانوالی	سرگودھا	مزمل حسین	محمد الطاف	اسد علی

(ہ) ضلع سرگودھا میں آئندہ چار سال میں شاہ پور برانچ، کڑانہ نہر، نادرن برانچ، سادرن برانچ، کھادر نہر، چوکیرا نہر، چناب نہر، لالیاں نہر، دودھا نہر، لک نہر، اور کھادر فیڈر پر سال 20-2019 تا 24-2023 تک شجرکاری کروانے کا پروگرام رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ سے ایک request کروں گا کیونکہ محکمے نے یہ جواب پارلیمانی سیکرٹری کو جمع کروایا ہے میں آپ کو on the floor of the House ensure کرتا ہوں کہ This is wrong کیونکہ میں اس طرح سوال جمع کرواتا ہوں اور نہ ہی اسمبلی کا ٹائم ضائع کرتا ہوں کہ میں اپنا سوال جمع کراؤں، وہاں سے جواب آئے، ایک بحث ہو پھر میں اس کو counter کروں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ میرا یہ سوال کمیٹی کو بھیج دیں جب یہ کمیٹی میں جائے گا تو وہاں سرکاری آفیسرز و اہلکاران آئیں گے تو پتا چل جائے گا کہ جو انہوں نے جواب بھیجا ہے اس میں کیا غلطی ہے؟

MR DEPUTY SPEAKER: Are you not satisfied with answer?

MR SOHAIB AHMED MALIK: Mr Speaker! I am not satisfied. This is all wrong.

MR DEPUTY SPEAKER: We will send it to the Committee.

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اگر میں ضمنی سوال کروں گا تو محکمے نے پارلیمانی سیکرٹری کو پرچی پر غلط لکھ کر دے دینا ہے اور اس کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہو گا۔

MR DEPUTY SPEAKER: It will be clubbed with the first question and sent it to the committee.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں۔ انہوں نے ایک سوال کیا، محکمے نے اس کا جواب دیا۔ بجائے اس کے کہ وہ ضمنی سوال کرتے وہ کہہ رہے ہیں کہ میں اس سے satisfy نہیں ہوں لہٰذا اس کو کمیٹی کو بھیج دیا جائے۔ اگر یہ اس سوال کے مکمل جواب سے اتفاق نہیں کرتے تو یہ اپنی statement دیں۔ اگر وہ statement غلط ثابت ہوئی تو یہ ذمہ دار ہوں گے اور اگر وہ غلط ثابت نہ ہوئی تو محکمہ ذمہ دار ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! چلیں، آپ ضمنی سوال کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اس سے پہلے میرا سوال ہوا تھا۔ وزیر قانون ہمارے بڑے بھائی ہیں انہوں نے تب تو کھڑے ہو کر نہیں بولا تھا جب پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے تھے کہ نہر کے اوپر پانی موجود نہیں ہے لہٰذا وہاں پر پودے نہیں لگ سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ ہو گیا ہے اس کو چھوڑ دیں۔ آپ ضمنی سوال کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب ٹوٹل غلط ہے میں احتجاجاً اس پر کوئی ضمنی سوال نہیں کروں گا۔ اگر آپ اس کو کمیٹی کو بھیج دیں گے تو I will be very grateful to you. اگر آپ اس سوال کو pending کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے یہ سوال کمیٹی کو بھیج دیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جناب سپیکر! طریق کار یہ ہے کہ اگر جواب غلط آئے تو اس کو کمیٹی کو refer نہ کیا جائے بلکہ اس پر تحریک استحقاق لائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! میں نے یہ سوال کمیٹی کو بھیج دیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2348 محترمہ منیرہ یامین ستی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2349 بھی محترمہ منیرہ یامین ستی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2455 جناب منان خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ انہوں نے request بھیجی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے، جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2712 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گرین پاکستان پروگرام کے تحت بارانی علاقوں میں لگائے جانے والے درختوں کے انتخاب اور موزونیت سے متعلقہ تفصیلات

*2712: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گرین پاکستان پروگرام کے تحت صوبہ میں لاکھوں کی تعداد میں درخت لگائے جارہے ہیں اس پراجیکٹ کو شروع کرنے سے پہلے کیا کوئی تحقیق کی گئی تھی کہ کس علاقے کے لئے کون سا درخت موزوں رہے گا؟

(ب) کیا کوئی تخمینہ لگایا گیا تھا کہ ان درختوں کے لگانے سے ماحول پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟

(ج) کیا کوئی تخمینہ لگایا گیا تھا کہ ان درختوں کے لگانے سے ماحولیاتی تبدیلی کو کس حد تک روکا یا کم کیا جاسکتا ہے؟

(د) صوبہ بھر میں زیادہ تر علاقے بارانی ہیں اور لوگوں کو پانی کی کمی کا سامنا ہے ان حالات میں سفیدہ کے درخت کا کیوں انتخاب کیا گیا؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ درخت زیر زمین پانی کی سطح میں کمی کا باعث بنتا ہے کیا اس درخت کے انتخاب سے پہلے اس پہلو پر غور کیا گیا تھا اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):

(الف) درست ہے کہ گرین پاکستان پروگرام کے تحت صوبہ میں 466.463 ملین پودے عرصہ سات سال میں لگائے جانے کا پروگرام ہے۔ یہ درختان مختلف قسم کے جنگلات میں آب و ہوا اور زمینی حقائق اور علاقہ کی مناسبت سے قدرتی طور پر پائے جانے والے درختان پر مشتمل ہو گا جس کے متعلق قبل ازیں نہ صرف تحقیق ہو چکی ہے بلکہ اس تحقیق کی بنیاد پر عرصہ دراز سے عملدرآمد بھی جاری ہے۔

(ب) بین الاقوامی سطح پر تحقیقات کے نتیجے میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ درخت نہ صرف ماحول دوست ہوتے ہیں بلکہ موسم کے تغیر و تبدل اور انہیں معتدل رکھتے ہیں۔ سیلاب کے خطرہ میں کمی کا باعث بنتے ہیں۔ مختلف قسم کی زمینی، فضائی اور آبی آلودگی سے تحفظ فراہم کرتے ہیں ہمارے ڈیموں کی عمر میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں اور غریب کسان کی مالی امداد بھی کرتے ہیں۔ تجربات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ایک اوسط درجہ کا درخت 426 ڈالر سالانہ بلاواسطہ اور 3272 ڈالر سالانہ بلواسطہ مفادات مہیا کرتا ہے۔

(ج) بین الاقوامی سطح پر ایک تخمینہ کے مطابق اگر کسی ملک کے کل رقبہ کا 25 فیصد زیر جنگلات ہو تو نا صرف ماحولیاتی تبدیلی کا خدشہ ختم ہو جاتا ہے بلکہ اس ملک کی معاشی پختگی کا بھی ضامن ہوتے ہیں پاکستان میں زیر جنگلات رقبہ 4.8 فیصد جبکہ پنجاب میں اس کی شرح 3.2 فیصد ہے جس کو بڑھانے کے لئے مستقل اور متواتر کوشش کی جارہی ہے جس کے نتیجہ میں 1947 میں سات درختان فی ایکڑ کے مقابلہ میں یہ شرح بڑھ کر 17 درختان فی ایکڑ ہو گئی ہے جبکہ اس ترقیاتی منصوبہ کی تکمیل پر یہ شرح بڑھ کر ایک اندازے کے مطابق 24 درختان فی ایکڑ ہو جائے گی جس سے ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات کو کافی حد تک کم کرنے میں مدد ملے گی۔

(د) سفیدہ کے درخت کے متعلق یہ غلط فہمی عموماً پائی جاتی ہے کہ یہ درخت شاید اپنی تیز بڑھوتری کی وجہ سے زیر زمین پانی کا زیادہ استعمال کرتا ہے تاہم جدید تحقیقات کے مطابق سفیدہ عموماً شیشم اور کیکر کے مقابلہ میں کم پانی استعمال کرتا ہے جس کی بنیادی وجہ اس کی جڑوں کا عمودی کی بجائے افقی پھیلاؤ ہے جس کی مدد سے زیر زمین پانی کی بجائے زمین کی اوپری سطح سے پانی استعمال کرتا ہے تاہم یہ درست ہے کے اگر اسے زیادہ پانی آسانی سے میسر ہو تو زیادہ پھلتا پھولتا ہے لہٰذا سفیدہ لگانے کے لئے ایسی زمینوں کا انتخاب کیا جاتا ہے جو سیم و تھور زدہ اور کلراٹھی ہوں یا ان کی پیداواری صلاحیت کم ہو۔

(ہ) اس کا جواب اوپر (د) میں دے دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب تو آ گیا ہے لیکن میں انتہائی معذرت سے عرض کرنا چاہتی ہوں کہ جیسے ابھی میرے بھائی نے بات کہی ہے کہ ہم دونوں سائیڈز کو ہاؤس کا ٹائم ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ جب میں سوال جمع کرواتی ہوں تو میں بھی اس سوال کے متعلق پہلے investigate کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا مختصراً سوال یہ تھا کہ آیا سفیدے کے درخت کتنی تعداد میں لگائے گئے اور وہ جو اتنا زیادہ پانی استعمال کرتے ہیں کہ اس سے کتنا نقصان ہو رہا ہے؟ پورے پاکستان میں خصوصاً پنجاب میں پانی کی سطح پہلے ہی بہت کم ہے لیکن جو یہ جواب آیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ویسے تو سفیدے کے درخت زیادہ پانی استعمال ہی نہیں کرتے اگر ان کو زیادہ پانی مل جائے تو وہ استعمال کر لیتے ہیں۔ یہ تو پھر مذاق نہیں ہو گیا؟ اگر مل جائے تو وہ پانی استعمال کر لیتے ہیں اگر نہ ملے تو نہیں کرتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! میں اپنی بہن کو سفیدہ کے درخت کے متعلق بتاتا ہوں کہ یہ غلط فہمی عموماً پائی جاتی ہے کہ یہ درخت۔۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! یہ سارا قصہ میں نے پڑھ لیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! اس کا یہی جواب ہے۔۔۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! اگر کوئی نئی تحقیق آئی ہے تو اس کا وہ ہمیں بھی بتا دیں۔ ہمارا تو یہی جواب ہے جو ہم نے بتا دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! کیا پارلیمانی سیکرٹری بتائیں گے کہ ایک سفیدے کا درخت کتنے گیلن پانی روزانہ استعمال کرتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ایک سفیدے کا درخت کتنے گیلن پانی روزانہ استعمال کرتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔ اگر یہ fresh question دے دیں تو پھر پتا کر کے بتا دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کے پاس detail نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! نہیں، یہ درخت شیشم اور باقی درختوں سے کم پانی use کرتا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! سفیدے کا ایک درخت چار گیلن پانی روزانہ استعمال کرتا ہے اور اگر آپ بیس لاکھ درخت لگانے کے موڈ میں ہیں یا ارادہ رکھتے ہیں تو مجھے یہ بتائیں کہ چار گیلن پانی کو بیس لاکھ درختوں سے multiply کریں تو کیا پورے صوبے پنجاب میں اتنا پانی ہے یا اس نے سارا پانی سفیدے کو پلا دینا ہے، یہاں پالیسی کوئی نہیں، کام کر دیا جاتا ہے لیکن اس پر سوچا نہیں جاتا ہے کہ اس کے کیا نقصانات ہوتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر لیڈر آف اپوزیشن جناب محمد حمزہ شہباز شریف ایوان میں تشریف لے لائے)

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں مجھے جواب میں بتایا گیا ہے کہ یہ درخت جنگلات میں لگائے گئے تو میں پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا وہ تمام درخت صرف جنگلات کی حد تک لگائے گئے یا جنگلات سے ہٹ کر بھی کہیں درخت لگائے گئے تھے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! یہ درخت جنگلات کی حد تک لگائے گئے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میری پارلیمانی سیکرٹری سے درخواست ہے کہ خدارا رحم کریں اور وہ کام جو آپ کو سمجھ نہیں آرہا تو کم از کم کسی سے پوچھ لیں۔ اس ہاؤس کے ذریعے سب لوگوں کو یہ بات پتا چل رہی ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے سوال کا جواب انہوں نے دیا کہ نہر کے کنارے پر بھی درخت لگائے جاتے ہیں۔ آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس پروگرام کے تحت صرف جنگلات میں درخت لگائے گئے تو کیا جہاں پر سفیدے کا درخت لگایا گیا تھا تو وہاں کی زمین کی صورتحال اور پانی کی صورتحال کا کوئی جائزہ لیا گیا تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔ محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! سوال نمبر 2782 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سال 2018 سے اب تک
لگائے گئے پودوں کی تعداد اور تحفظ سے متعلقہ تفصیلات

*2782: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں سال 19-2018 میں کتنے درخت لگائے کیا یہ سلسلہ جاری ہے یا ختم کر دیا گیا ہے؟

(ب) نئے درخت لگانے کے بعد ان کے تحفظ کا کیا طریق کار ہے اور اس سکیم کو مانیٹر کیسے کیا جاتا ہے؟ کیا گارنٹی ہے کہ نئے لگائے جانے والے درخت 100 فیصد پرورش پا رہے ہیں، تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد رضا حسین بخاری):

(الف) سال19-2018 میں حکومتی منصوبے کے تحت ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ جنگلات صوبہ بھر میں 3 کروڑ9 لاکھ پودے لگائے گئے۔اس کے علاوہ مختلف سکیموں کے تحت صوبہ بھر میں مزید شجرکاری کی جارہی ہے۔

(ب) شجرکاری کرنے کے بعد اس کیmaintenance کا خیال رکھا جاتا ہے۔اس کے لئے متعلقہ اہلکارانfield میں موجود رہتے ہیں جس میں فارسٹ گارڈ، بلاک آفیسر، فارسٹ رینجر اور سب ڈویژنل فارسٹ آفیسر شامل ہیں جو کہ ڈویژنل فارسٹ آفیسر کے ماتحت اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

محکمہ جنگلات میں مانیٹرنگ اور ایویلیوایشن ونگ ہے جو کہ تمام سکیموں کو مانیٹر کرتا ہے۔ اس کے علاوہGIS لیب بھی موجود ہے جو کہ تمام رقبہ جات میں ہونے والی شجرکاری کا ریکارڈ ترتیب دیتی ہے۔ نئے لگائے جانے والے درختوں میں کئی موسمی وجوہات، بیماری اور پانی کی کمی کی وجہ سے پروان نہیں چڑھ پاتے۔ تاہم شجرکاری کی کامیابی کی مجموعی شرح70 سے80 فیصد ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر!میں نے پارلیمانی سیکرٹری سے ضمنی سوال یہ کرنا ہے کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ درخت لگائے گئے ہیں کیونکہ انہوں نے خیبر پختونخوا میں بھی ہیلی کاپٹر کے ذریعے بیج گرا کر کہا تھا کہ ہم نے سونامی بلینtrees لگا دیئے ہیں۔اب وہ کیس نیب میں تفتیش ہو رہا ہے۔kindly ہمیں اس بارے میں ثبوت دیں کہ انہوں نے جو درخت لگائے ہیں جس کے بارے میں یہ کہہ رہے ہیں تو اس کی کوئی ہمیںevidence show کروائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: درختوں کے بارےevidence؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر!ظاہر ہے کہ آپ کا اس پر پورا سلوگن ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو درخت دکھانے کے لئےtour پر لے جائیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! نہیں، ویسے کوئی ثبوت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ایسے کیسے۔ آپ کوئی اور سوال کر لیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! 19-2018 میں، میں نے ان سے سوال کئے ہیں کہ کتنے درخت لگے تو انہوں نے مجھے اس سوال کا جواب دیا ہے کہ ہم نے پنجاب میں 3 کروڑ 9 لاکھ پودے لگائے ہیں تو مجھے یہ لگ رہا ہے کہ یہ کوئی خیبر پختونخوا کی طرح تو نہیں جو انہوں نے درخت لگائے تھے جن کا ہمیں پتا نہیں چلا کہ وہ trees کہاں تھے اور نیب میں اس پر انکوائری چل رہی ہے تو کیا پنجاب کے اندر بھی یہ ہوا کے ذریعے بیج اگا رہے ہیں یا زمین کے اندر پودے لگے بھی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے کون سے areas کا پوچھا ہے۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میں اب اس سے آسان لفظوں میں کیا پوچھوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Let him answer.

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! ECO لیب بنائی ہے اور ان کو satellite کے ذریعے چیک کیا جا سکتا ہے۔ ہماری ٹیمیں ہیں جو جا کر ان کو موقع پر بھی چیک کرتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میں satellite سے کیسے دیکھوں گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں آپ google map پر چیک کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! ہمارے محکمے میں satellite کے ذریعے دکھاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے محکمے میں یہ eco system ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! جی، ہمارے محکمے میں لیب ہے۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! یہ satellite کا نام دیں یا یہ بنی گالہ سے نظر آئے گا۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ لوگ تشریف رکھیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! یہ satellite کا نام بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ نام بتا رہے ہیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! یہ location بتا دیں اور satellite کا نام بتا دیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ satellite کا نام بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):
جناب سپیکر! Satellite کے ذریعے images لئے جاتے ہیں۔ میں نے ان کو بتایا ہے اور اگر یہ محترمہ چاہتی ہیں ان کا visit کرا دیتے ہیں

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ آپ کے images ہوں گے وہ آپ ان کو provide کر دیں اور یہ satisfy ہو جائیں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):
جناب سپیکر! ہم images provide کر دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کو images provide کر دیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ images print کیسے ہوتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، Print what do you mean? کون کرتا ہے۔ it is normal printer یہ کوئی اور تو نہیں ہو گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! وہ operate کون کرتا ہے اور اس کی screening کتنی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: operate تو operator کرتا ہوں گا اور کون کرتا ہو گا۔ اگلا سوال بھی محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! سوال نمبر 2783 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں جنگلات کے تحفظ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2783: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں جنگلات کتنے رقبے پر واقع ہے اور اس رقبہ پر سالانہ کتنے اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں؟

(ب) جنگلات کے تحفظ کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) جنگلات کی لکڑی کیا صوبے کی ضروریات کو پورا کرتی ہے؟

(د) اگر جواب نہیں میں ہے تو باقی ضروریات کیسے پوری کی جاتی ہیں؟

(ہ) جنگلات کی لکڑی کی چوری کو روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ اب تک کتنے لکڑی چور پکڑے ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):

(الف) صوبہ پنجاب میں جنگلات 16,30,000 ایکڑ پر مشتمل ہے جو کہ صوبہ پنجاب کے کل رقبہ کا 3.21 فیصد ہے۔ جس پر سال 19-2018 میں اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ترقیاتی بجٹ	غیر ترقیاتی بجٹ	ٹوٹل
1109.224 ملین روپے	777.102 ملین روپے	1886.326 ملین روپے

(ب) جنگلات کے تحفظ کے لئے ایک مکمل تنظیمی ڈھانچہ موجود ہے جس میں فارسٹ گارڈ / فارسٹر / امین جنگلات / نائب مہتمم جنگلات اور مہتمم جنگلات شامل ہوتے ہیں اور فارسٹ مینول میں درج شدہ ڈیوٹیز کے مطابق اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے ہے۔

مزید بر آں جنگلات کے تحفظ کے لئے رقبہ کو چھوٹے چھوٹے یونٹ یعنی بیٹ ہائے میں تقسیم کر کے فارسٹ گارڈ تعینات کئے گئے ہیں جو ہمہ وقت اپنے اپنے علاقہ میں گشت پر مامور ہیں لکڑی چوری ہونے کی صورت میں فارسٹ ایکٹ 1927 ترمیم شدہ 2010 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ بعض اوقات تھانہ میں ایف آئی آر بھی درج کرائی جاتی ہے جو کہ Major Act کے تحت پرچہ پولیس میں درج کروائے جاتے ہیں اور جو ملازم کسی بھی نقصان میں ملوث پایا جاتا ہے تو اُس کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور قانون کے مطابق سزا دی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ جنگلات کا بنیادی کام ماحولیاتی آلودگی اور ECO system کو maintain رکھنا ہوتا ہے اور دوسری ضروریات جن میں جلانے کی لکڑی اور عماراتی لکڑی کے استعمال کے لئے ٹمبر اور بالن پیدا کرنا ہوتا ہے۔ محکمہ جنگلات کی پیداوار سے صوبے کی مکمل ضروریات پوری نہیں ہوتی۔

(د) محکمہ جنگلات چونکہ صوبہ کی تمام ضرورت پوری نہیں کرتا لہٰذا باقی ماندہ ضروریات لکڑی فارم لینڈ کسی حد تک پوری کرتا ہے یا پھر درآمد کرنی پڑتی ہے۔

(ہ) محکمہ جنگلات لکڑی چوری کو روکنے کے لئے ملزمان کے خلاف فارسٹ ایکٹ 1927 ترمیم شدہ 2010 کے تحت کارروائی کرتا ہے اور ملزمان کے خلاف متعلقہ تھانہ میں ایف آئی آر درج کرائی جاتی ہے جو کہ عدالت ہائے میں برائے ٹرائل ارسال کی جاتی ہیں۔ معزز عدالت ان ملزمان کو سزا دیتی ہے۔ تاہم سال 19-2018 میں لکڑی چوری کے سلسلہ میں ملزمان کے خلاف 3068 کیسز درج کئے گئے ہیں اور 209 ایف آئی آر درج کرائی گئی ہیں جس میں موصول شدہ جرمانہ و عوضانہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

تفصیل موصول شدہ جرمانہ / عوضانہ / کیسز	رقم
3068	2,61,19,018/- روپے

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! Watchman کا چوری روکنے میں بہت بڑا کردار ہوتا ہے، انہوں نے پورا پنجاب برباد کر دیا ہے اور FIRs جو درج کی ہیں یہ 209 ہیں تو آپ اس چیز کو دیکھیں کہ ہمارا زرعی صوبہ ہے، ہمیں لکڑی درآمد کرنی چاہئے جبکہ ہم لوگ لکڑی برآمد کر رہے ہیں تو اس کا یہ مجھے جواب دیں کہ FIR کیوں تھوڑی درج ہیں اور کام کے بارے میں سوال کے مطابق detail میں نہیں بتایا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! جہاں پر شکایت آتی ہے تو ہم وہاں پر FIR درج کرواتے ہیں اور جہاں موقع پر پکڑے جاتے ہیں تو ان کو جرمانہ ہو جاتا ہے اور وہ پیسے pay کرتے ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ ہم ایسے کاغذی کارروائی کریں اور اگر یہ دیکھنا چاہتی ہیں تو دیکھ لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے بالکل satisfy نہیں ہوں اور پیسے بھی جو انہوں نے لکھے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جو نہیں پکڑے جاتے تو ان کے لئے کیا کرتے ہیں اور ان کا ضابطہ کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ simple سی بات ہے کہ اگر نہیں پکڑے جاتے تو وہ نہیں پکڑے جاتے۔ جناب خلیل طاہر سندھو! آپ نے یہ کیسا سوال کیا ہے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ان کا ضابطہ کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اور کیا ضابطہ ہو گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ان کے لئے procedure کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ enjoy کر رہے ہوتے ہیں اور کیا۔ جی، اگلا سوال کریں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! آپ نے ہر سوال کے ساتھ U-turn لیا ہے یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔ ہم لوگ اتنی محنت سے سوال تیار کرتے ہیں تو کم از کم جواب تو دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے جواب تو دے دیا ہے اور کیسے جواب دیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! کبھی مجھے satellite کا نمبر نہیں بتا رہے، ان کو کسی چیز کا پتا نہیں ہے۔ اب میں بتا رہی ہوں کہ انہوں نے 209 ایف آئی آر درج کرائی ہیں۔ ان کو پوری کی پوری لکڑی کا پتا نہیں ہے تو آگے سے جواب کیا آئیں گے۔ ہم صبح سے یہی دیکھ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ان سے کوئی ضمنی سوال کریں۔ چلیں! آپ بیٹھ گئیں۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2792 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں نہروں اور راجباہوں کے کنارے
پرانے درختوں کی جگہ نئے درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*2792: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں بڑی نہروں اور چھوٹی راجباہوں پر لگائے گئے درخت سوکھ چکے ہیں اور چوری کا شکار ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے دس / بارہ سالوں سے بڑی نہروں اور راجباہوں پر نئے درخت نہ لگائے گئے ہیں؟

(ج) بڑی / چھوٹی نہروں کے اطراف پر لگائے گئے درخت محکمہ انہار یا محکمہ جنگلات کی ذمہ داری میں آتے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان سوکھے درختوں کی نیلامی کروا کر نئے درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو وضاحت فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):

(الف) نہریں محکمہ جنگلات سے محکمہ اریگیشن کو ٹرانسفر کرنے کا عمل کافی عرصہ سے جاری ہے اس ضمن میں نہروں کے کناروں پر موجود تمام درختان کا ریکارڈ مرتب کیا جا چکا ہے جو کہ محکمہ انہار کو دیئے جانے ہیں لہٰذا نہروں پر موجود خشک درختان کی نیلامی فی الحال نہیں کی جا رہی ہے۔ مزید یہ کہ کوئی خشک درخت ضائع نہیں ہوا بلکہ ان کا ریکارڈ محفوظ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ نہروں اور راجباہوں کے کنارے پر شجرکاری وقتاً فوقتاً ہوتی رہی ہے۔ مزید یہ کہ نہروں / راجباہوں کے کناروں پر موجود تمام خالی جگھوں کو وزیراعظم کے گرین پروگرام کے تحت ترقیاتی سکیم میں شامل کر لیا گیا ہے۔ امسال اور آئندہ سالوں میں اس سکیم کے تحت نہروں اور راجباہوں کے کناروں پر شجرکاری عمل میں لائی جائے گی۔

(ج) تمام چھوٹی بڑی انہار کے اطراف لگائے گئے درخت فی الوقت محکمہ جنگلات کی ذمہ داری میں آتے ہیں۔ تاہم انہار کی منتقلی کا عمل محکمہ جنگلات سے محکمہ انہار کو کیا جا رہا ہے جس کے بعد محکمہ انہار تمام درختوں کا ذمہ دار ہو گا۔

(د) جی ہاں! خشک درختان کو نیلام کرنا گورنمنٹ کے مفاد میں ہے۔ گورنمنٹ خالی جگہ پر شجرکاری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اور شجرکاری کے لئے گرین پاکستان کے تحت پروگرام مرتب دے دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! سوال کا جز (الف) ہے اس میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں بڑی نہروں اور چھوٹی راجباہوں پر لگائے درخت سوکھ چکے ہیں اور چوری کا شکار ہیں۔ اس کے چاروں جواب انہوں نے مجھے ایک جز (الف) میں ہی دے دیئے ہیں۔ اب میں آپ سے ایک request کرنا چاہوں گی۔[*****]

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ کے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میری بات سن لی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ سوال کریں۔ Order in the House

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! ابھی تک یہ confirm ہونا ہے کہ یہ جو انہار کے اطراف میں درخت ہیں یہ محکمہ جنگلات کی حد میں آتے ہیں یا محکمہ انہار کی۔ اس کا جواب دیا گیا ہے اس کے اوپر کام ہو رہا ہے یہ محکمہ جنگلات سے ٹرانسفر کر کے محکمہ انہار کو دے دیئے جائیں گے۔ یہ کب تک دے دیئے جائیں گے اس کو confirm کر دیں اور ایک اور ضمنی سوال ہے کہ گورنمنٹ کو یہ پتا ہونا چاہئے میں حکومت کی اس طرف توجہ دلانا چاہوں گی کہ ہماری بہت سی چھوٹی بڑی راجباہیں اب پکی کر دی گئی ہیں، پختہ کر دی گئی ہیں جس کی وجہ سے ان لگائے گئے درختوں کو پانی کی سپلائی ناممکن ہے جس کی وجہ سے زیادہ تر درخت سوکھ چکے ہیں آپ اُن کو نیلامی کی طرف کب تک لے کر جائیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! اس حوالے سے وزیراعلیٰ کے پاس سمری گئی ہوئی ہے یہ نہروں کے اطراف والے درخت محکمہ انہار کو واپس کئے جا رہے ہیں جو وہاں پر سوکھے ہوئے درخت ہیں اُن کی نیلامی ابھی اسی وجہ سے pending ہے جب سمری approve ہو گی تو انشاءاللہ نیلامی بھی کر دی جائے گی۔

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر2815جناب شجاعت نواز کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2816جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2817 جناب محمد افضل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ وقفہ سوالات کا وقت ختم ہو چکا ہے اور اب سوالات بھی ختم ہو چکے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور میں شجر کاری مہم کے تحت درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

***1569: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شجر کاری مہم کے تحت ضلع لاہور کی سڑکات پر درخت لگائے جانے تھے؟

(ب) لاہور شہر کی حدود میں گزشتہ چھ ماہ میں اس مہم کے تحت کتنے درخت کہاں کہاں لگائے گئے ہیں، ان سڑکوں اور درختوں کے نام کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) لاہور شہر میں مالی سال19-2018 میں شجر کاری مہم کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع لاہور کی تمام سڑکوں پر درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) محکمہ جنگلات نے شجرکاری مہم کے دوران ضلع لاہور کی دو سڑکات پر شجرکاری کروائی ہے رائیونڈ سوئے آصل روڈ 5000 پودہ جات اور برکی روڈ پر 4000 پودہ جات لگائے۔

نمبر شمار	نام رقبہ / سڑکات	تعداد پودہ جات	اقسام
1۔	رائیونڈ سوئے آصل روڈ	5000	مختلف اقسام
2۔	برکی روڈ	4000	مختلف اقسام
3۔	جلو پارک	10000	مختلف اقسام
4۔	عینو بھٹی فارسٹ	21150	مختلف اقسام
5۔	کرول فارسٹ	22968	مختلف اقسام

(ج) اندرون لاہور شہر کی تمام سڑکات پی ایچ اے کے زیر کنٹرول ہیں جس کی وجہ سے لاہور شہر کا بجٹ برائے شجرکاری محکمہ جنگلات کو نہیں دیا گیا البتہ نرسری لگانے کے لئے محکمہ جنگلات کو 6 لاکھ پودہ جات نرسری میں لگانے کے لئے کل 33 لاکھ روپے فنڈ مہیا کیا گیا ہے اور محکمہ جنگلات لاہور نے شجرکاری مہم موسم بہار اپریل 2019 تک مندرجہ ذیل محکموں کو پودہ جات تقسیم کئے ہیں۔

Name of Sector	Target	Achievement
Government Forest	40000	42000
Other Govt. Deptt.	55000	57000
Defence Deptt.	150000	246000
PVT Land	45000	4500
Total	290000	349500

(د) ہاں! حکومت Billion Tree Project in Punjab کے تحت شجرکاری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مذکورہ پراجیکٹ کے تحت مندرجہ ذیل سڑکات پر آئندہ سال 20-2019 میں شجرکاری کی جائے گی۔

نمبر شمار	نام سڑکات	مائلز
1۔	برکی روڈ	AV.M 50
2۔	برکی روڈ	AV.M 25
3۔	رائیونڈ سوئے آصل روڈ	20AV.M

ضلع قصور میں محکمہ کے رقبہ

اور مالی سال 19-2018 کے لئے مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1693: **ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا اور کہاں کہاں ہے؟

(ب) کتنے رقبہ پر جنگل اور کتنا رقبہ ویران پڑا ہے یا اس پر خودرو پودے ہیں؟

(ج) مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں اس ضلع کے لئے کتنی رقم مختص ہے اور اس رقم میں سے کتنا فنڈز شجرکاری پر خرچ کیا جائے گا؟

(د) اس ضلع میں کس کس جگہ شجرکاری کی جائے گی؟

(ہ) اس ضلع میں سوختہ لکڑی کہاں کہاں پڑی ہوئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع قصور میں محکمہ جنگلات کے زیر انتظام رقبہ درج ذیل ہے:

1. چھانگامانگا جنگل 12510 ایکڑ
2. رکھ دیوسیال جنگل 1173 ایکڑ
3. رکھ بھونیکی جنگل 99 ایکڑ

کل رقبہ = 13782 ایکڑ

(ب) اس وقت 9638 ایکڑ رقبے پر جنگلات موجود ہیں اور 1613 ایکڑ رقبہ پر سڑکات، انہار، راجباہ، کالونیاں، دفاتر اور ریسٹ ہاؤسز ہیں جبکہ 2531 ایکڑ رقبہ خالی ہے جس پر شجرکاری کروائی جاسکتی ہے۔

(ج) مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں ضلع قصور کے لئے -/21143200 روپے رقم مختص کی گئی ہے اور اس رقم سے 718 ایکڑ پر شجرکاری مکمل کی جائے گی۔

(د) ضلع قصور میں درج ذیل جگہوں پر شجر کاری کی جائے گی۔

1. چھانگا مانگا جنگل 623 ایکڑ
2. رکھ دیو سیال جنگل 45 ایکڑ
3. کھڈیاں اور احمد آباد 50 ایکڑ

کل 718 ایکڑ

(ہ) ضلع قصور میں سیل ڈپو چھانگا مانگا میں سوختہ لکڑی 5142 مکسر فٹ ٹمبر اور اس کے علاوہ 4800 مکسر فٹ بالن موجود ہے جبکہ قصور سب ڈویژن میں 4217.8 مکسر فٹ ٹمبر موجود ہے۔

صوبہ میں ریشم کی پیداوار کی بڑھوتری کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*1902: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے صوبہ بھر میں کن کن اضلاع / علاقہ جات میں ریشم کے کیڑوں کی خوراک کے لئے کتنے کتنے رقبہ پر درخت / جنگلات لگائے ہیں؟

(ب) صوبہ بھر میں مذکورہ درختوں کے پتوں کے اب تک کتنے پرمٹ جاری کئے گئے ہیں؟

(ج) حکومت نے صوبہ میں سیریکلچر کی ترقی اور فروخت کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) کیا شعبہ سیریکلچر کے زیر اہتمام کوئی ریسرچ ونگ بھی قائم کیا گیا ہے۔ اگر ہاں تو اس میں کام کرنے والے افسران، ماہرین اور اب تک کی ریسرچ سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) سال 18-2017 اور سال 19-2018 میں صوبہ بھر میں ریشم پیدا کرنے کا کتنا ٹارگٹ set کیا گیا اور عملاً کتنا ریشم پیدا کیا گیا؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) عام سرکاری جنگلات میں موجود دیسی توت کے درختوں کے علاوہ ریشم کے کیڑوں کی خوراک کے لئے جاپانی نسل کے ہائبرڈ توت کے درخت / جنگلات درج ذیل تفصیل کے مطابق لگائے گئے ہیں۔

1-	فارسٹ پلانٹیشن چھانگامانگا ضلع قصور	157ایکڑ
2-	سیریکلچر ڈیمانسٹریشن فارم سمندری روڈ فیصل آباد	03ایکڑ
3-	فارسٹ پلانٹیشن ڈفر ضلع منڈی بہاؤالدین	100ایکڑ
4-	سیریکلچر ڈیمانسٹریشن فارم سرائے عالمگیر ضلع گجرات	05ایکڑ
5-	سیریکلچر ڈیمانسٹریشن فارم ہیڈ مرالہ ضلع سیالکوٹ	7ایکڑ
6-	سیریکلچر ڈیمانسٹریشن فارم جھال چکیاں ضلع سرگودھا	5ایکڑ
7-	سیریکلچر ڈیمانسٹریشن فارم کوٹ نیناں ضلع نارووال	5ایکڑ
8-	فارسٹ پلانٹیشن چیچہ وطنی ضلع ساہیوال	60ایکڑ
9-	سیریکلچر ڈیمانسٹریشن فارم بہاولپور	5ایکڑ
10-	فارسٹ پلانٹیشن پیرووال ضلع خانیوال	22ایکڑ
11-	فارسٹ پلانٹیشن بھاگٹ ضلع فیصل آباد	36ایکڑ
12-	سیریکلچر ڈیمانسٹریشن فارم میاں چنوں ضلع ساہیوال	6ایکڑ
13-	ملبری ریسرچ پلانٹیشن گٹ والا فیصل آباد	8ایکڑ
14-	فارسٹ پلانٹیشن مٹھہ ٹوانہ ضلع جوہر آباد	58ایکڑ
	کل رقبہ جات برائے جاپانی توت	**477ایکڑز**

(ب) ریشم کے کیڑوں کی پرورش برائے سال 2019 موسم بہار کے لئے صوبہ بھر میں مذکورہ درختوں کے پتوں کے حصول کے لئے اب تک 600 پرمٹ جاری کئے گئے ہیں جبکہ ریشم کی کیڑوں کی پرورش کے لئے مزید پرمٹ موسم خزاں (ستمبر، اکتوبر) میں جاری کئے جائیں گے۔

(ج) سیریکلچر کی مزید ترقی و توسیع کے لئے چار سالہ ترقیاتی منصوبے کا ابتدائی خاکہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ پنجاب لاہور میں منظوری کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔ منصوبہ منظور ہونے کے بعد اس پر فوری طور پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

(د) جی ہاں! شعبہ سیر یکلچر کے زیر اہتمام ریسرچ کا شعبہ بھی قائم ہے جس میں سینئر ریسرچ آفیسر سیر یکلچر، ریسرچ آفیسر سیر یکلچر، انٹومالوجسٹ سیر یکلچر اور اسسٹنٹ انٹومالوجسٹ بطور ماہرینِ ریسرچ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ شعبہ براہِ راست پنجاب فارسٹ ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد کے زیر نگرانی اپنی ریسرچ کی ذمہ داریاں پوری کرنے میں مصروف ہے۔ یہ شعبہ توت کے زیادہ پتے دینے والی اقسام دریافت کر چکا ہے اور اعلیٰ معیار کا سیلک سیڈ مقامی سطح پر پیدا کرنے میں بھی کوشاں ہے۔ اس سلسلے میں 20 سے زائد ریسرچ پیپرز شائع ہو چکے ہیں۔

(ہ) سال 18-2017 میں 9000 کلو گرام ریشم کی پیداوار کا ٹارگٹ سیٹ کیا گیا اور کیڑے پال غریب دیہاتی فیملیز نے 8802 کلو گرام ریشم پیدا کیا جبکہ سال 19-2018 میں 25000 کلو گرام ریشم کی پیداوار کا ٹارگٹ سیٹ کیا گیا اور کیڑے پال غریب دیہاتی خاندانوں نے صرف موسم بہار میں 18450 کلو گرام ریشم پیدا کیا جبکہ موسم خزاں میں ریشم کے کیڑوں کی پرورش کے بعد خام ریشم کی پیداوار مطلوبہ ٹارگٹ سے بھی زیادہ ہو جائے گی۔

راولپنڈی: تحصیل کہوٹہ، کوٹلی ستیاں اور مری میں
گزارہ جنگلات کمیٹی کے اراکین مع ان کے عہدہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*2348: **محترمہ منیرہ یامین ستی:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع راولپنڈی کی تحصیلوں کہوٹہ، کوٹلی ستیاں اور مری میں گزارہ جنگلات کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے تحصیل کہوٹہ و کوٹلی ستیاں میں گزارہ کمیٹی کے انتخابات کب کروائے گئے نیز تحصیل کہوٹہ و کوٹلی ستیاں کی تمام کمیٹیوں کے نام مع صدر صاحبان سے آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

مری ، کہوٹہ ، کوٹلی ستیاں اور کلرسیداں کی تحصیل ہائے میں پائے جانے والے گزارہ جات (شاملاتی / ملکیتی رقبہ جات) پر مشتمل گزارہ فارسٹ ڈویژن راولپنڈی ہے جس کا انچارج ڈویژنل فارسٹ آفیسر ہے۔ یہ محکمہ جنگلات پنجاب سے تعینات ہوتے ہیں جبکہ چار سینئر فارسٹرز بھی محکمہ جنگلات سے برائے تعیناتی رینج فارسٹ آفیسر کہوٹہ / کلرسیداں، لہتراڑ، کرور اور مری مہیا کئے جاتے ہیں جبکہ گزارہ فارسٹ گارڈ اور راکھے ورک چارجڈ ملازم ہیں۔

2۔ گزارہ جنگلات کے لئے ایک گزارہ فارسٹ ایڈوائزری کمیٹی مقرر ہے جس کے چیئرمین ڈپٹی کمشنر راولپنڈی ہیں جبکہ گورنمنٹ آف پنجاب محکمہ جنگلات جنگلی حیات و ماہی پروری کے جاری کردہ نوٹیفکیشن نمبری۔ SOFT(EXT)VIII-23/2001 مورخہ 30/3/2017 کے مطابق ڈویژنل فارسٹ آفیسر گزارہ اس کے سیکرٹری ہیں۔

گیارہ Official اور دس Non Official ممبران ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

Official ممبران۔

ڈویژنل فارسٹ آفیسر راولپنڈی نارتھ فارسٹ ڈویژن۔

ڈویژنل فارسٹ آفیسر مری فارسٹ ڈویژن۔

چیئرمین میونسپل کمیٹی مری۔

چیئرمین میونسپل کمیٹی کہوٹہ۔

چیئرمین میونسپل کمیٹی کوٹلی ستیاں۔

اسسٹنٹ کمشنر مری۔

اسسٹنٹ کمشنر کہوٹہ۔

اسسٹنٹ کمشنر کوٹلی ستیاں۔

اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز راولپنڈی۔

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر راولپنڈی۔

ایگزیکٹو انجینئر ہائی وے ڈویژن نمبر 1 R & M راولپنڈی۔

Non Official ممبران

راجہ فاروق بیگ آف کہوٹہ۔

عنایت اللہ ستی کہوٹہ۔

راجہ محمد بشیر کہوٹہ۔

راجہ ارشد نواز عباسی مری۔

سعد سراج مری۔

محمد رخسار عباسی مری۔

ماسٹر محمد ظفر کوٹلی ستیاں۔

صوبیدار (ریٹائرڈ) تاج الملوک کوٹلی ستیاں

محمد ظہور (وفات پاگئے ہیں) کوٹلی ستیاں

3-Non Official ممبران کی نامزدگی ویلیج گزارہ سوسائٹی کے منتخب صدور کرتے ہیں۔

ہر تحصیل کے لئے تین ممبران نامزد کئے جاتے ہیں جبکہ ایک خاتون (lady) ممبر جسے ڈپٹی کمشنر راولپنڈی چیئرمین گزارہ ایڈوائزری کمیٹی نامزد کرتے ہیں۔ نان آفیشل ممبران کی میعاد دو سال ہے۔

تحصیل ہائے کہوٹہ، کوٹلی ستیاں اور مری کی کمیٹیوں کے صدور کے ناموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

4۔ گزارش ہے گزارہ فارسٹ کوآپریٹو سوسائٹیز کے نئے الیکشن کا عمل محکمہ کوآپریٹو سوسائٹیز راولپنڈی کی جانب سے جاری ہے۔ جب پراسیس مکمل ہو جائے گا تو اس کے بعد نوٹیفکیشن جاری ہوں گے۔

ضلع راولپنڈی کے گزارہ جات جنگلات سے

مالی سال 17-2016 تا 19-2018 میں حاصل شدہ آمدنی سے متعلقہ تفصیلات

*2349: **محترمہ منیرہ یامین ستی:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع راولپنڈی کے گزارہ جات جنگلات سے مالی سال 17-2016، 18-2017 اور 19-2018 میں کیا آمدن حاصل ہوئی نیز تحصیل کہوٹہ کی یونین کونسل نرڑ اور بیور کے گزارہ جات میں پچھلے پانچ سالوں میں کیا آمدن ہوئی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

گزارہ جات راولپنڈی ڈویژن میں مری، کہوٹہ اور کوٹلی ستیاں کے گزارہ جات سے درختوں کی چرائی سے حاصل شدہ آمدن درج ذیل ہے:

مالی سال	2016-17	2017-18	2018-19
اوپننگ کیش بیلنس	3454659	7501079	5184050
آمدن	14723088	14176675	13004579
خرچ	10676668	16493704	18114115
کلوزنگ کیش بیلنس	7501079	5184050	74513

یونین کونسل نرڑ اور یونین کونسل بیور کی پچھلے پانچ سالوں کی آمدن بالترتیب مبلغ -/562429 اور -/2015499 روپے ہے۔

صوبہ کے اضلاع میں شجر کاری مہم کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*2815: **جناب شجاعت نواز**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات صوبہ کے تمام اضلاع میں شجرکاری کرتا ہے کیا یہ شجرکاری محکمہ کا عملہ خود کرتا ہے یا کہ اس میں پرائیویٹ اداروں / افراد کی خدمات بھی حاصل کی جاتی ہیں؟

(ب) کیا شجرکاری سال میں ایک دفعہ ہوتی ہے شجرکاری مہم سال 19-2018 میں کل کتنے پودے لگائے گئے؟

(ج) شجرکاری مہم میں لگائے گئے پودوں کی کتنے فیصد نشوونما مثبت رہی ہے کیا ان کی نشوونما کو باقاعدہ follow up کیا جاتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) محکمہ جنگلات صوبہ کے تمام اضلاع میں شجرکاری خود بھی کرتا ہے اور سکولوں اور کالجوں کے بچوں اور سوسائٹی کے دیگر افراد میں شجرکاری کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لئے مختلف پروگرام ترتیب دیتا ہے۔ جس میں طلباء و طالبات بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ محکمہ جنگلات مختلف سکولوں، کالجوں، ہسپتالوں، آرمی کے اداروں اور دیگر پرائیویٹ لوگوں کو پوداجات فراہم کرتا ہے۔

(ب) شجرکاری سارا سال جاری رہتی ہے۔ مگر خاص طور پر سال میں دو مرتبہ مون سون اور spring tree پلانٹیشن کے تحت campaign چلائی جاتی ہے۔ جس میں محکمہ کے علاوہ سوسائٹی کے دیگر افراد بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ شجرکاری مہم سال 19-2018 میں 3 کروڑ 9 لاکھ پودے لگائے گئے۔

(ج) شجرکاری کرنے کے بعد اس کی maintenance کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ اس کے لئے متعلقہ اہلکاران Field میں موجود رہتے ہیں۔ جس میں فارسٹ گارڈ، بلاک آفیسر، فارسٹ رینجر اور سب ڈویژنل فارسٹ آفیسر شامل ہیں جو کہ ڈویژنل فارسٹ آفیسر کے ماتحت اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

محکمہ جنگلات میں مانیٹرنگ اور ایویلیوایشن ونگ ہے جو کہ تمام کاموں کو مانیٹر کرتا ہے۔ اس کے علاوہ GIS لیب بھی موجود ہے جو کہ تمام رقبہ جات میں ہونے والی شجرکاری کا ریکارڈ ترتیب دیتی ہے۔ نئے لگائے جانے والے درختوں میں کئی موسمی وجوہات، بیماری اور پانی کی کمی کی وجہ سے پروان نہیں چڑھ پاتے۔ تاہم شجرکاری کی کامیابی کی مجموعی شرح 70 سے 80 فیصد ہے۔

صوبہ میں زیتون کی کاشت / شجرکاری کے موزوں علاقہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*2816: **جناب محمد عبداللہ وڑائچ:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پوٹھوہار کا علاقہ زیتون کی کاشت کے لئے نہایت موزوں پایا گیا ہے پوٹھوہار کے علاوہ زیتون کی کاشت / شجر کاری کے لئے کون کون سے علاقہ جات موزوں ہیں؟

(ب) تاحال زیتون کے پودے کن علاقوں اور کتنے رقبے میں لگائے جا چکے ہیں کیا وہاں سے زیتون کی پیداوار شروع ہو چکی ہے کیا اس کے نتائج حوصلہ افزاء ہیں؟

(ج) کیا حکومت نے زیتون کی پیداوار بڑھانے کا کوئی منصوبہ بنایا ہے کیا اس منصوبہ میں زیتون کی کاشت کے لے موزوں زمین خواہش مند افراد کو طویل مدتی اجارہ (Long Term Leasing) پر آسان اور پیداواری شرائط پر دینے کے لئے تیار ہے اس بابت تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) محکمہ جنگلات کے متعلقہ نہ ہے۔ محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے علاقہ پوٹھوہار میں زیتون کی کاشت / تحقیقات وغیرہ کے لئے بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال کو متعین کیا ہے۔ اس سلسلے میں جملہ تفصیلات محکمہ زراعت سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(ب) متعلقہ نہ ہے۔

(ج) متعلقہ نہ ہے ۔

صوبہ میں شیشم کے پودوں کی شجر کاری سے متعلقہ تفصیلات

*2817: **جناب محمد افضل:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں شیشم جو کہ فرنیچر سازی کے حوالے سے اہم اور دیر پا عمارتی لکڑی ہوتی ہے اس کے درختوں کی تعداد میں تیزی سے کمی آرہی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں حکومت شیشم کی شجر کاری کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت زرعی اراضی کے مالکان کو مخصوص تعداد میں شیشم کے درخت / پودے لگانے کی طرف مائل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) فرنیچر سازی کے لئے شیشم کے درخت کی عمر کم از کم 40-35 سال ہونا ضروری ہے۔
اس عمر کی شیشم کے درختوں کی تعداد میں کمی ہوئی ہے تاہم فرنیچر سازی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دیگر درختوں کی لکڑی شیشم کے متبادل کے طور پر متعارف کروا کر اس کمی کو پورا کیا گیا ہے جن میں Dalbergia latifolia, Gmelina arborea اور Cedrela toona قابل ذکر ہیں۔
اس کے علاوہ شیشم کی لکڑی کو پورا کرنے کے لئے فرنیچر انڈسٹری میں Win-board کو بھی استعمال میں لایا جارہا ہے۔

(ب) شیشم جنوبی ایشیا کا مقبول ترین پودا ہے جو نا صرف پاکستان بلکہ پورے برصغیر میں یہ اس وقت تنزلی کا شکار ہے، شیشم کی بیماری کے تدارک کے لئے گزشتہ دہائی میں پنجاب فارسٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد نے پورے صوبہ پنجاب میں سروے کیا اور شیشم کے متاثرہ درختوں کے نمونہ جات اکٹھے کر کے ان کا تجزیہ کیا۔مزید بر آں اس ضمن میں ادارہ ہذا نے نیشنل سطح پر تین سیمینار بھی منعقد کرائے۔جن کی روشنی میں درج ذیل وجوہات سامنے آئیں:

1. وبائی امراض بذریعہ Pathogenic attack
2. ماحولیاتی تبدیلی
3. پانی کی مطلوبہ مقدار میں کمی
4. Injury / De-barking وغیرہ

حکومت شیشم کی شجرکاری کو بڑھانے اور اس کی تنزلی کو کم کرنے کے لئے بھرپور کوشاں ہے۔ تحقیقاتی اداروں میں شیشم کی بیماری پر قابو پانے کے لئے مسلسل تحقیق جاری ہے۔پنجاب فارسٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد میں پنجاب ایگریکلچرل ریسرچ بورڈ کے تعاون سے ایک پراجیکٹ جاری ہے جس میں شیشم کی Disease Resistant ورائٹی تیار کی جائے گی۔ زرعی یونیورسٹی، فیصل آباد اور ایوب تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد کے سائنسدان اس ادارہ کے معاون ہیں۔ بہت جلد ان کی کوششیں

بارآور ہوں گی۔ اس کے علاوہ شیشم کی شجرکاری کو بڑھانے کے لئے بڑی تعداد میں شیشم کی نرسریاں لگائی گئی ہیں جن میں لاکھوں کی تعداد میں شیشم کے پودا جات شجرکاری کے لئے موجود ہیں۔

(ج) زرعی اراضی پر لگائے گئے پوداجات سے حاصل شدہ لکڑی کا ملکی ضروریات پورا کرنے میں بڑا اہم کردار ہے۔ حکومت زرعی مالکان کو شجرکاری پر راغب کرنے کے لئے کئی اقدامات کر رہی ہے۔ جن میں حکومتی تعاون سے زرعی زمینوں پر شجرکاری اور کسانوں کو ارزاں نرخوں پر پودا جات کی فراہمی شامل ہیں۔ اس ضمن میں محکمہ جنگلات نے گرین پاکستان اور combatting smog سکیم کے تحت بہت سی نرسریاں لگائی ہیں۔ یہ پودے کسانوں اور دیگر اداروں میں تقسیم کئے جائیں گے۔

مزید برآں کسانوں میں شجرکاری کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے فارمرز ڈے، واک اور خصوصی فارسٹ ڈے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ میڈیا پر مکمل تشہیر کی جارہی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں فش فارم اور پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

440: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کون سی اہم مچھلیاں موجود ہیں ان کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ب) محکمہ ماہی پروری کے کتنے فش فارم ہیں اور سالانہ ان فش فارم سے کتنی مچھلی پیدا ہوتی ہے؟

(ج) کیا فش فارمنگ کو فروغ دینے کے لئے کسی اہم منصوبہ پر کام ہو رہا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب میں 118 قسم کی مچھلیاں ریکارڈ کی جاچکی ہیں جن کا تعلق 9 آرڈر، 21 فیملی اور 65 جنرا سے ہے۔ اگرچہ ماحولیاتی نظام کو برقرار رکھنے کے لئے مچھلی کی ہر قسم کا اہم کردار ہے لیکن کمرشل استعمال میں درج ذیل اقسام بہت اہم ہیں۔

رہو، موری، تھیلا، گلفام، سلور کارپ، گراس کارپ، تلاپیہ، مہاشیر، سول، سنگھاری، ملی، کھگا، بام، کلبانس، جھلی وغیرہ۔

محکمہ ماہی پروری پنجاب کی طرف سے مچھلی کے بچاؤ کے لئے کئے گئے اقدامات مچھلی کی نسل کے بچاؤ کے لئے پنجاب فشریز آرڈیننس 1961 کے ترمیم شدہ قانونی اقدامات کے ذریعے محکمہ فشریز پنجاب کا کنزرویشن سٹاف بہت اچھے طریقے سے اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

1. ڈیڑھ انچ سے کم گھیرے والا جال کا استعمال ممنوع ہے تاکہ بچہ مچھلی کو بچایا جاسکے۔
2. قدرتی پانیوں میں ماہ جون سے اگست تک جال سے مچھلی پکڑنا ممنوع ہے تاکہ مچھلی کے قدرتی بریڈنگ کے عمل میں رکاوٹ نہ آئے۔
3. ممنوعہ طریقہ ہائے پکڑائی (مثلاً کرنٹ لگاکر / دھماکا کرکے) سے مچھلی پکڑنا جرم ہے جس کی سزا دو سال تک قید یا دس ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں اکٹھی بھی دی جاسکتی ہیں۔
4. محکمہ مصنوعی طریقہ سے بچہ مچھلی پیدا کر کے سالانہ لاکھوں کی تعداد میں صوبے بھر کے قدرتی پانیوں میں سٹاک کرتا ہے۔
5. جہاں پر کسی مچھلی کی نسل کے ختم ہونے کا خطرہ ہو تو محکمہ فشریز مذکورہ پانی کو ریزرو کر دیتا ہے مثلاً ہارونالہ ضلع اٹک کو مہاشیر کے بچاؤ کے لئے ریزرو کیا گیا ہے
6. دریا پر بنائے گئے ہر بیراج میں مچھلی کی آمد ورفت کا گیٹ رکھا گیا ہے جس میں سے مچھلی بیراج کے اپ اور ڈاؤن پر جا کر اپنی قدرتی نسل کشی کرتی ہے۔
7. محکمہ ماہی پروری پنجاب نے دریائے سندھ میں مچھلی کی تعداد کو برقرار رکھنے کے لئے چشمہ ضلع میانوالی میں بائیوڈائیورسٹی ہیچری بنائی ہے جس سے سالانہ 40 لاکھ سے 50 لاکھ بچہ پیدا کر کے جھیل میں سٹاک کیا جاتا ہے۔

8. مہاشیر جو کہ ہماری قومی مچھلی ہے اس کے بچاؤ کے لئے گھڑیالہ ضلع اٹک میں مہاشیر کی باقاعدہ ہیچری بنائی گئی ہے جہاں پر مہاشیر کی مصنوعی نسل کشی کر کے بچہ مچھلی پوٹھوہار کے ندی نالوں میں سٹاک کیا جاتا ہے۔
9. ایک فش بائیوڈائیورسٹی ہیچری چشمہ ضلع میانوالی میں کام کر رہی ہے جہاں سے مصنوعی طریقہ سے بچہ مچھلی پیدا کر کے دریائے سندھ میں چھوڑا جاتا ہے۔
10. دریائے چناب میں مچھلی کے بچاؤ کے لئے تریموں ہیڈ ورکس پر ایک اور بائیوڈائیورسٹی ہیچری زیر تکمیل ہے جہاں پر مختلف اقسام کی مچھلیوں کی مصنوعی نسل کشی کر کے بچہ مچھلی دریائے چناب میں سٹاک کیا جائے گا۔

مزید تجاویز

1. قدرتی پانیوں کو آلودگی سے بچانے کے لئے سخت اقدامات کی ضرورت ہے لہٰذا متعلقہ محکمہ کو فعال بنایا جائے۔
2. بیراج /ہیڈورکس کے ساتھ پانڈ ایریا اور ڈیموں میں پانی کا لیول ہمیشہ بحال رکھا جائے تاکہ مچھلی کی قدرتی نسل کشی کا عمل ہوتا رہے۔

(ب) اس وقت صوبہ پنجاب میں 19 ہیچری فارمز اور 31 چھوٹے نرسری فارمز کام کر رہے ہیں جن کا بڑا مقصد مچھلی کا بچہ پیدا کر کے فارمز کو سپلائی کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان فارمز پر مچھلی کی پیداوار بھی حاصل کی جا رہی ہے 18-2017 کے سالانہ دورانیہ میں کل 1030 لاکھ بچہ اور 61123 کلوگرام فش حاصل کی گئی ہے۔

(ج) محکمہ ماہی پروری کا بنیادی کام نجی شعبہ میں فش فارمنگ کو فروغ دینا ہے تاکہ صوبہ میں پروٹین کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے اس سلسلے میں محکمہ ماہی پروری کے فروغ کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات باقاعدہ طور پر کر رہا ہے۔

1. مٹی اور پانی کے تجزیہ کی سہولت کی فراہمی
2. موزوں زمین کے انتخاب میں سہولت کی فراہمی
3. قابل کاشت بچہ مچھلی کی ارزاں نرخوں پر دستیابی
4. مچھلی فارمی کی بہتر نگہداشت کے لئے تکنیکی سہولت کی فراہمی
5. مچھلی کی بیماریوں سے بچاؤ اور ان کے علاج کی فراہمی

6. ماہی پروری فش فارمنگ سے منسلک افراد کے لئے مفت تربیت اور فنی معلومات کی فراہمی ہیں۔
7. اس کے علاوہ مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر بھی کام ہو رہا ہے جن کی تکمیل کے بعد فش فارمنگ کو مزید فروغ ملے گا۔
   1. کیج فش کلچر چکوال
   2. بائیوڈائیورسٹی ہیچری ہیڈ تریموں، جھنگ
   3. تلاپیہ ریسرچ سنٹر لاہور
   4. تلاپیہ ہیچری اور شرمپ فارم مظفر گڑھ

گرین پنجاب پروگرام کے لئے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

442: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گرین پنجاب کے لئے حکومت نے 2018 سے آج تک کتنا فنڈ ضلع وار مختص کیا تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) کیا حکومت نے کوئی ٹیم بنائی ہے جو یہ چیک کرے کہ فنڈز کا استعمال صحیح ہوا ہے اگر بنائی ہے تو ممبران کی تعداد ضلع وار بیان فرمائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) حکومت نے گرین پاکستان پروگرام کے تحت صوبہ میں فنڈز کا اجراء ضلع وار کی بجائے فارسٹ ڈویژن وار کیا ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت نے گرین پاکستان پروگرام کی مانیٹرنگ کے لئے ضلع وار ٹیم بنانے کی بجائے محکمہ جنگلات پنجاب کے تحت چیف کنزرویٹر آف فارسٹ پلاننگ،مانیٹرنگ اور ایویلوایشن ونگ بنایا ہے جو کہ ہر فارسٹ ڈویژن میں کئے جانے والے کاموں کی نگرانی کرتا ہے۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اگست 2018 سے تاحال شکار کے لئے لائسنس کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

529: **محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے اگست 2018 سے اب تک کتنے ملکی و غیر ملکی لوگوں کو شکار کے لائسنس جاری کئے؟

(ب) ان افراد سے لائسنس کی مد میں کتنے پیسے لئے گئے؟

(ج) ان افراد نے کتنے نایاب جانوروں کا شکار کیا اور کن کن علاقوں میں ان کو شکار کی اجازت ہوتی ہے؟

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران اب تک کتنے غیر قانونی شکار کرنے والے افراد کو گرفتار کیا گیا اور کتنے افراد کو جرمانے کئے گئے ہیں، تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) محکمہ تحفظ جنگلی حیات پنجاب نے اگست 2018 سے اپریل 2019 تک کل 8847 ملکی لوگوں کو شکار کے لائسنس جاری کئے جبکہ اس عرصہ کے دوران کسی غیر ملکی کو شکار کا لائسنس جاری نہیں کیا گیا۔

(ب) ان افراد سے لائسنس کی مد میں مبلغ -/1,98,03,655 روپے لئے گئے۔

(ج) ان افراد کو کسی جانور کے شکار کی اجازت نہیں ہوتی یہ صرف پرندوں کا شکار کر سکتے ہیں۔

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران 2984 غیر قانونی شکاریوں کے چالان کئے گئے اور ان کو مبلغ -/2,28,33,400 روپے جرمانہ کیا گیا تفصیل درج ذیل ہے۔

1. اڑیال کے غیر قانونی شکار پر 112 افراد کے چالان کئے گئے۔
2. خرگوش کے غیر قانونی شکار پر 110 افراد کے چالان کئے گئے۔
3. تیتر اور بٹیر کے غیر قانونی شکار پر 1140 افراد کے چالان کئے گئے۔
4. مرغابی کے غیر قانونی شکار پر 1280 افراد کے چالان کئے گئے۔
5. متفرق پرندوں کے غیر قانونی شکار پر 442 افراد کے چالان کئے گئے۔

گوجرانوالہ: محکمہ جنگلات کے رقبہ پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

550: چودھری اشرف علی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ ہے کتنے رقبہ پر جنگلات موجود ہے اور کتنا رقبہ کن کن محکمہ جات اداروں یا ناجائز قابضین کے زیر تصرف ہے؟

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ کب کن کن محکمہ جات یا اداروں کو کب الاٹ کیا گیا؟

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ جنگلات نے گزشتہ برسات کے موسم میں کن علاقوں میں شجرکاری کی اور اس شجرکاری مہم کے دوران کتنے پوداجات لگائے گئے، ان پوداجات کی حفاظت کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

(د) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ جنگلات نے آئندہ موسم بہار میں شجرکاری کے لئے کتنے پوداجات لگانے کا پروگرام تشکیل دیا ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع گوجرانوالہ تحصیل وزیرآباد میں محکمہ جنگلات کے زیر کنٹرول رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

کل رقبہ	جنگل	دریابرد	ناجائز قابض	خالی رقبہ
4898ایکڑ	2458ایکڑ	2440ایکڑ	-	-

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں دوران سال 08-2007 شجرکاری کے لئے پاک آرمی کو برائے شجرکاری دیا گیا جو کہ سال 2017/11 کو پاک آرمی کا ایگریمنٹ ختم کرنے کے باوجود تاحال پاک آرمی کے زیر کنٹرول ہے تفصیل درج ذیل ہے:

1-	بیلہ رامپورہ	265ایکڑ
2-	بیلہ ڈھونیکی	45ایکڑ
3-	بیلہ ہری پور	17ایکڑ
4-	بیلہ بھگوان پورہ	275ایکڑ

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ جنگلات نے گزشتہ برسات کے موسم میں درج ذیل رقبہ پر شجرکاری کی اور گورنمنٹ کے جاری کردہ حدف کو بھی مکمل کیا برسات کے موسم میں مختلف محکمہ جات کو دیئے گئے پوداجات کی تفصیل درج ذیل ہے گورنمنٹ فارسٹ میں لگائے گئے پوداجات کی حفاظت کی ذمہ داری فارسٹ سٹاف کی ہے۔

گورنمنٹ فارسٹ	تعلیمی ادارے	محکمہ صحت	پاک آرمی	زمیندار اور پرائیویٹ
23109	30851	33000	38540	80707

(د) ضلع گوجرانوالہ محکمہ جنگلات نے موسم بہار میں کی گئی شجرکاری کی تفصیل درج ذیل ہے:

گورنمنٹ فارسٹ	تعلیمی ادارے	محکمہ صحت	پاک آرمی	زمیندار اور پرائیویٹ
63845	6046	4000	86060	46483

محکمہ جنگلات کی2016-17اور2017-18
کی آمدن اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

574:جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اگست2018سے آج تک صوبہ بھر میں جنگلات میں کتنا اور کہاں کہاں اضافہ کیا گیا ہے اس کی تفصیل تحصیل وضلع وار آگاہ کریں؟

(ب) محکمہ جنگلات کی2016-17اور2017-18کی آمدن اوراخراجات کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں نیز محکمہ ہذا کی جنگلات کی لکڑی فروخت کی پالیسی کیا ہے اور یہ پالیسی کبformulateہوئی کیا اس میں ترامیم کی گئیں مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) سال2018-19میں حکومتی منصوبے کے تحت ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ جنگلات صوبہ بھر میں19950 ایکڑ رقبہ پر ایک کروڑ44لاکھ83ہزار700پودے بحساب726پودے فی ایکڑ لگائے گا۔

ایک ایکڑ میں 43 ہزار 560 مربع فٹ ہوتے ہیں اور اگر پودے سے پودے کا فاصلہ چھ فٹ رکھا جائے اور قطار سے قطار کا فاصلہ دس فٹ رکھا جائے تو ایک ایکڑ میں 726 پودے لگتے ہیں۔

علاوہ ازیں سڑکوں اور نہروں کے کنارے 806 ایونیو میل پر 4 لاکھ 3 ہزار پودوں کی شجرکاری کی جائے گی۔

گڑھے سے گڑھے کا فاصلہ کم از کم 10 فٹ رکھا جاتا ہے اور ایک ایونیو میل 500 گڑھے بنائے جاتے ہیں۔

نوٹ: **2018-19 میں کل ایک کروڑ 48 لاکھ 86 ہزار 700 پودے لگائے جائیں گے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔**

(ب) سال 2016-17 اور 2017-18 محکمہ جنگلات پنجاب میں جو آمدن اور اخراجات ہوئے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	آمدن	اخراجات
2016-17	76,36,34000	2,981,220,885
2017-18	75,89,23000	3,348,993,358

محکمہ میں اس وقت صرف خشک اور گرے پڑے درختان کی نیلامی کی جاتی ہے۔ خشک اور گرے پڑے درختان کی فہرست بنائی جاتی ہے اور تمام قانونی ضابطے مکمل کرنے کے بعد open auction کے ذریعے نیلام کئے جاتے ہیں۔ محکمہ جنگلات میں کٹائی شدہ لکڑی اور کھڑے درختان بشمول دیگر پیداوار جنگل کی نیلامی کے لئے گورنمنٹ نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری SOFT(EXT)VIII-15/2006 مورخہ 30.08.2010 درج ذیل کمیٹی تشکیل دی ہے۔

1. ڈویژنل فارسٹ آفیسر متعلقہ ڈویژن کا ممبر
2. ڈویژنل فارسٹ آفیسر دوسری ڈویژن کا ممبر
3. ڈویژنل فارسٹ آفیسر تیسری ڈویژن کا ممبر
4. نمائندہ کمشنر آفس جس شہر میں نیلامی ہو گی ممبر
5. ڈائریکٹر مارکیٹنگ لاہور ممبر

لاہور کی سڑکوں، نہروں اور راجباہوں پر
گرین پاکستان پروگرام کے تحت درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

634: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کے گرین پنجاب پروگرام کے تحت ضلع لاہور میں کتنی نرسریاں کہاں کہاں لگائیں اوران میں کون سے پودے درخت وغیرہ لگائے گئے ہیں ان کی نام وار تفصیل فراہم کریں؟

(ب) سال19-2018 کے بجٹ میں صوبہ میں گرین پنجاب پروگرام کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) اس پروگرام کے تحت ضلع لاہور میں کتنی سڑکوں، نہروں، راجباہوں اور دوسرے مقامات پر درخت لگائے گئے ہیں مکمل تفصیل بیان فرمائیں؟

(د) کیا حکومت لاہور کی تمام سڑکوں ،نہروں، راجباہوں اور دوسرے مقامات پر درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع لاہور میں سال 17-2016 میں کرول جنگل میں 737000 پی بیگز پلانٹ کی نرسری لگائی تھی۔اس میں کیکر، ارجن، سکھ چین، املتاس، جامن، توت اور دیگر اقسام کے پودے لگائے گئے تھے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں مندرجہ ذیل مقامات پر درخت لگائے گئے ہیں۔

نمبر شمار	نام سڑک	جنگل رقبہ
1-	برکی روڈ	49ایونیو میل
2-	سوئے آصل روڈ	35ایونیو میل
3-	کرول جنگل	120ایکڑ
4-	اینو بھٹی جنگل	45ایکڑ

(د) ہاں! حکومت لاہور کی تمام سڑکوں، نہروں، راجباہوں اور دوسرے مقامات پر درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جن کی تفصیل منظور شدہ پروگرام ترقیاتی منصوبے کی شکل میں موجود ہے۔

ضلع ساہیوال میں جنگلات کے کل رقبے
کی تعداد اور غیر قانونی قابضین کے زیر تسلط رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

649: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کل کتنا رقبہ محکمہ جنگلات کی ملکیت ہے اور کتنے رقبے پر جنگلات واقع ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کی زمین پر غیر قانونی قبضہ ہے یہ جگہ کہاں کہاں واقع ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کے ملازمین بھی ان قبضہ گروپ میں شامل ہیں اور غیر قانونی طور پر قبضہ کروا رہے ہیں؟

(د) محکمہ جنگلات ضلع ساہیوال کی کل کتنی زمین پر ناجائز قبضہ ہے اور محکمانہ طور پر کتنے ناجائز قابضین کے خلاف مقدمات کا اندراج کروایا گیا ہے، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ہ) ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں نیز ان دفاتر میں موجود ملازمین کے نام عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کے حوالہ سے ضلع و تحصیل ساہیوال میں محکمہ جنگلات کی انہار 301 کلومیٹر اور سڑکات 109 کلومیٹر linear Plantation پر محیط ہے۔ جس کے مالکانہ حقوق محکمہ انہار اور ہائی وے کے پاس ہیں۔ تحصیل ساہیوال میں محکمہ جنگلات کا compact جنگل نہ ہے اور چیچہ وطنی تحصیل علیحدہ فارسٹ ڈویژن ہے۔ اسی

طرح ضلع خانیوال کی تحصیل میاں چنوں بھی اسی ڈویژن کا حصہ ہے لہٰذا چیچہ وطنی فارسٹ ڈویژن میں انہار 1035 کلومیٹر سڑکات 254 کلومیٹر رقبہ پر محیط ہے۔ انہار اور سڑکات کے مالکانہ حقوق نہر اور ہائی وے کے پاس ہیں۔ اور سی طرح 11531.70 ایکڑ رقبہ چیچہ وطنی پلانٹیشن (compact) کا حصہ ہے۔

(ب) ساہیوال میں محکمہ جنگلات کا compact جنگل نہ ہے۔ چیچہ وطنی فارسٹ ڈویژن تحصیل چیچہ وطنی پر مشتمل ہے۔ محکمہ جنگلات کی زمین پر کوئی غیر قانونی قبضہ نہ ہے جس کا رقبہ 11531 ایکڑ پر مشتمل ہے۔

(ج) غلط ہے۔ رقبہ پر کوئی غیر قانونی قبضہ نہ ہے لہٰذا کسی ملازم کا اس میں ملوث ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(د) ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کی زمین پر کوئی غیر قانونی قبضہ نہ ہے۔

(ہ) محکمہ جنگلات ضلع ساہیوال دو تحصیلوں پر مشتمل ہے ان دفاتر میں جو ملازمین کام کرتے ہیں ان کی گریڈ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد: محکمہ جنگلات کے لئے

سال 19-2018 کے بجٹ مشینری، گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

670: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ جنگلات کو مالی سال 19-2018 کے دوران کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ب) ان فنڈز سے کتنی رقم شجر کاری پر خرچ کی گئی؟

(ج) اس شجر کاری کے تحت اس ضلع میں کس کس روڈ، جگہ، پارک اور نہر پر کون سے درخت لگائے گئے ہیں اور مزید کتنے درخت لگانے کا ارادہ ہے؟

(د) اس شجر کاری کے تحت کیا حکومت اس ضلع میں پھلدار اور پھولدار پودے اور درخت لگانے کو تیار ہے؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(و) اس ضلع میں محکمہ کے پاس کون کون سی مشینری اور گاڑیاں ہیں؟

وزیر اعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) محکمہ جنگلات فیصل آباد فارسٹ ڈویژن ضلع فیصل آباد کا مد وار بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

Works & Conservancy	Pay and Allowances
7.829ملین روپے	45.784ملین روپے

(ب) محکمہ جنگلات فیصل آباد فارسٹ ڈویژن نے ضلع فیصل آباد میں مالی سال2018-19 کے دوران شجر کاری پر کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(ج) فیصل آباد فارسٹ ڈویژن کے زیر انتظام ضلع فیصل آباد میں دوران سال2018-19 میں کوئی شجر کاری نہ کی گئی ہے لیکن سال2019-20 کے دوران ضلع فیصل آباد میں تقریباً4,80,000پودے لگانے کا منصوبہ ہے۔

(د) چونکہ مذکورہ شجر کاری کا منصوبہ جنگلات کی پلانٹیشن پر محیط ہے لہٰذا ان جگہوں پر زمین کی ساخت کے مطابق اور موجودہ پانی کی دستیابی کے مطابق پودے لگائے جائیں گے۔

(ہ) ضلع فیصل آباد میں محکمہ جنگلات کے اس وقت 108 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(و) ضلع فیصل آباد میں محکمہ جنگلات کے پاس،ڈبل کیبن ڈالا،جیپ پوٹھوہار،ٹریکٹرز اور پیٹر انجن موجود ہیں۔

لاہور چڑیا گھر میں جانوروں کی تعداد اور نئے ہاتھی کی آمد سے متعلقہ تفصیلات

676: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چڑیا گھر مال روڈ لاہور میں کل کتنے جانور موجود ہیں؟

(ب) کیا مرنے والے ہاتھی "سوزی" کی جگہ نئے ہاتھی کی آمد چڑیا گھر میں ہو گئی ہے؟
(ج) اگر جواب نفی میں ہے تو نیا ہاتھی چڑیا گھر میں لانا کب تک ممکن ہو گا؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) چڑیا گھر لاہور میں 108 اقسام کے 1153 جانور اور پرندے موجود ہیں۔
(ب) لاہور چڑیا گھر میں نئے ہاتھی کی آمد نہیں ہوئی ہے۔
(ج) نئے ہاتھی خریدنے کے لئے ورک آرڈر جنوری 2018 میں جاری کر دیا گیا تھا اس ضمن میں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ جنگلی حیات بالخصوص ہاتھی کی خرید و فروخت درآمد و برآمد کرنے والے ممالک کو سائنٹیفک مینجمنٹ اتھارٹی Convention on International Trade of Endangered species(CITES) کے طے کردہ اصول و ضوابط کے مطابق کرنا ہوتی ہے جس کے لئے درآمد کرنے والے ممالک سے درآمد پرمٹ جبکہ برآمد کرنے والے ممالک سے برآمد پرمٹ کا اجراء لازمی ہے اور ان پرمٹوں کے حصول میں وقت درکار ہوتا ہے۔ ہاتھی فراہم کرنے والی فرم M/S Agency Barlex نومبر 2019 تک سپلائی مکمل کرنے کی پابند ہے۔

ساہیوال: یکم جون 2017 سے یکم مئی 2018 تک
محکمہ جنگلات کی لکڑی کی غیر قانونی کٹائی میں ملوث ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

679: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں موجود محکمہ جنگلات کے جنگلات سے کروڑوں روپے کی لکڑی غیر قانونی طور پر چوری و فروخت کی جا رہی ہے؟
(ب) یکم جون 2017 سے یکم مئی 2018 تک محکمہ جنگلات کے کتنے ملازمین غیر قانونی لکڑی کی کٹائی میں ملوث پائے گئے، ان کے خلاف کیا قانونی کارروائی کی گئی، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان دو سالوں میں جتنی رقم کی لکڑی جنگلات سے چوری یا فروخت کی گئی ہے ان کی amount اور کون کون سے لکڑی کے درخت شامل ہیں، مکمل تفصیل بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ لکڑی غیر قانونی فروخت ہو رہی ہے۔ تاہم لکڑی چوری کے سلسلہ میں بر وقت قانونی کارروائی بر خلاف ملزمان فارسٹ ایکٹ 1927 ترمیم شدہ کے تحت کی جارہی ہے۔

(ب) اگرچہ یہ درست نہ ہے کہ کوئی بھی ملازم براہِ راست لکڑی چوری کرواتا ہے تاہم جو ملازم اپنے علاقے میں قانونی کارروائی کرنے میں ناکام رہے یا کوئی قانونی کارروائی میں دانستہ سقم رکھے تو اس کے خلاف پیڈا ایکٹ 2006 کے تحت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور ان کو سزائیں دی جاتی ہیں۔ دورانِ سال 18-2017 میں کل تعداد 58 ملازمین کے خلاف انضباطی کارروائی عمل میں لا کر سزائیں دی گئی ہیں۔

(ج)

i. محکمہ جنگلات ضلع ساہیوال سے دورانِ سال 18-2017 تعداد 1887 درختان مالیتی -/6827233 روپے ناجائز چوری ہوئے جس پر فارسٹ ایکٹ 1927 ترمیم شدہ کے تحت ملزمان کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔

ii. محکمہ جنگلات میں انہار کے کنارے درختان کی فروختگی پر حکومتِ پنجاب کی جانب سے بحوالہ نمبر SOFT(EXT)VIII-30/86 مورخہ 30۔ جون 2015 کے تحت پابندی تھی جو گورنمنٹ آف پنجاب کے نمبر SOFT(EXT)VIII-9/38 مورخہ 3۔ مئی 2018 کو ختم ہوئی۔ سال 18-2017 میں سڑکات سے تعداد 501 درختان نیلام کئے گئے۔ ان سے مبلغ -/3112470 روپے وصول ہوئے ان میں شیشم، کیکر، سفیدہ و دیگر اقسام شامل ہیں اور اسی طرح تحصیل چیچہ وطنی ذخیرہ کی 19558 مکسر فٹ ٹمبر اور 14074 مکسر فٹ بالن کی مد میں -/9310657 روپے وصول ہوئے ہیں۔

ضلع لاہور میں محکمہ جنگلات کے ملازمین

کی تعداد اور سال 18-2017 میں ملازمین کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

710: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ جنگلات کے کل کتنے ملازمین تعینات ہیں سکیل وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) 18-2017 سے آج تک محکمہ جنگلات لاہور میں کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے بھرتی کا اشتہار کس اخبار میں دیا گیا اخبار کا نام اور تاریخ بتائی جائے؟

(ج) مذکورہ سالوں میں جو بھرتی کی گئی اس کی میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع لاہور میں تعینات محکمہ جنگلات کے ملازمین کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 18-2017 سے آج تک جو ملازمین بھرتی ہوئے ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔ روزنامہ "جنگ" مورخہ 21۔اگست 2017 اور روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 20۔ اگست 2017 اور روزنامہ "سماء" مورخہ 19۔اگست 2017 میں اشتہار دیا گیا جس میں اٹھارہ فارسٹ گارڈز کو بھرتی کیا گیا جس میں سے دو فارسٹ گارڈز نے جوائین نہ کیا اور ایک نے استعفیٰ دے دیا باقی پندرہ فارسٹ گارڈز نے جوائن کیا اور وہ حاضر ہیں اور ایک مالی بھرتی کیا گیا۔ وہ بھی نوکری چھوڑ گیا اور دو سویپر بھرتی کئے گئے وہ کام کر رہے ہیں۔

(ج) مذکورہ سالوں میں جو بھرتی کی گئی ان کی میرٹ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ بھر میں جنگلات

کے رقبہ اور نرسریوں کی تعداد میں اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

759: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں جنگلات کی کل اراضی کتنی ہے اور حکومت نئے جنگلات لگانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) محکمہ جنگلات کیا نئی نرسریاں قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور صوبہ بھر میں محکمہ جنگلات کے کتنے سیل پوائنٹ ہیں، عوام کو سرکاری نرسریوں سے کس نرخ پر پودے فراہم کئے جاتے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب میں 1.639 ملین ایکڑ رقبہ پر جنگلات موجود ہیں جو کہ صوبے کے کل رقبہ کا 3.1 فیصد بنتا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

قسم جنگلات	رقبہ ملین ایکڑ	محل وقوع
پہاڑی جنگلات	0.171 ملین ایکڑ	مری کہوٹہ ضلع راولپنڈی
نیم پہاڑی جنگلات	0.635 ملین ایکڑ	راولپنڈی، اٹک، چکوال، جہلم خوشاب اور ڈی جی خان
آبپاری ذخیرہ جات	0.371 ملین ایکڑ	صوبہ بھر کے میدانی سیرابی علاقہ جات
دریائی جنگلات / بیلہ جات	0.144 ملین ایکڑ	دریائے راوی، جہلم، سندھ اور چناب کے کنارہ جات
رینج لینڈ / چراگاہیں	0.318 ملین ایکڑ	تھل، لیہ، بھکر، چولستان، بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان
ٹوٹل	1.639 ملین ایکڑ	

علاوہ ازیں صوبہ بھر میں قطاروں میں جنگلات نہروں کے کنارے 32640 کلو میٹر، سڑکات کے کنارے 11680 کلو میٹر، ریلوے لائنوں کے کنارے 2987 کلو میٹر پر پائے جاتے ہیں۔ محکمہ جنگلات صوبہ بھر میں شجر کاری کو فروغ دینے کے لئے سال میں دو مرتبہ شجر کاری مہمات (بہار و برسات) میں عوام الناس و دیگر محکمہ جات کو پودوں کی فراہمی یقینی بناتا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ شجر کاری کی جا سکے۔ ہر سال ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ کے تحت ذخیرہ جات، بیلہ جات اور سڑکات اورانہار کے

کناروں میں پودے لگائے جاتے ہیں۔ماحولیاتی آلودگی کی روک تھام اور سر سبز و شاداب پنجاب بنانے کے لئے نئی نسل میں شجر کاری کے رجحان کو اُجاگر کرنے کے لئے محکمہ تعلیمی اداروں میں خصوصی شجر کاری مہمات چلا رہا ہے جو نہ صرف ادارے کی شادابی کے لئے ضروری ہے بلکہ ملک و قوم کے لئے بہترین ماحول کا ضامن ہے۔

علاوہ ازیں محکمہ جنگلات افواج پاکستان کو بھی بڑے پیمانے پر پودے فراہم کرتا ہے تا کہ بارڈر ایریا اور cantonment کو سر سبز و شاداب بنایا جائے۔ پنجاب میں Ten Billion Tree Tsunami Project چلایا جا رہا ہے جس کے تحت 20-2019 تا 24-2023 کے دوران تقریباً 46 کروڑ پودے لگائے جائیں گے جو کہ سر سبز انقلاب کا ذریعہ ہو گا۔

(ب) محکمہ جنگلات نے عوام الناس کو پودے و قلمات فراہم کرنے کے لئے تحصیل و ضلع کی سطح پر 363 نرسریاں قائم کر رکھی ہیں جن سے عوام الناس کو اُن کی ضرورت کے مطابق پودے نہایت ہی کم ریٹ یعنی -/8 روپے فی پودے اور قلم -/1 روپے کے حساب سے مہیا کئے جاتے ہیں۔چونکہ وزیر اعظم پاکستان کے وژن پر Ten Billion Tree Tsunami Project کے تحت 46 کروڑ پودے اُگائے جانے ہیں جن کے محکمہ جنگلات نے ہر تحصیل میں مرکز کی سطح پر نرسریاں بنانے کا پلان بنایا ہے جس پر کام جاری ہے۔

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،اب وزیر قانون ایوان میں رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں توسیع کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔جی،وزیر قانون!

سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹ بابت:

"اولیول میں پڑھائی جانی والی کتاب "Islam-Beliefs and Practices" میں اور سوشل میڈیا پر حضرت محمد ﷺ، ازواج مطہراتؓ اور خلفائے راشدین کے خلاف گستاخیوں کی شدید مذمت" ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹ بابت:۔

"اولیول میں پڑھائی جانی والی کتاب "Islam-Beliefs and Practices" میں اور سوشل میڈیا پر حضرت محمد ﷺ، ازواج مطہراتؓ اور خلفائے راشدین کے خلاف گستاخیوں کی شدید مذمت" ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹ بابت:

"اولیول میں پڑھائی جانی والی کتاب "Islam-Beliefs and Practices" میں اور سوشل میڈیا پر حضرت محمد ﷺ، ازواج مطہراتؓ اور خلفائے راشدین کے خلاف گستاخیوں کی شدید مذمت" ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

شیخوپورہ: شادی سے انکار پر لڑکی اور لڑکے کا قتل

345: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 12-نومبر 2019 کی خبر کے مطابق رچنا ٹاؤن فیروزوالا ضلع شیخوپورہ میں شادی سے انکار پر اویس اور صائمہ بی بی کو زہر دے کر قتل کر دیا گیا جن کی نعشیں گھر سے مردہ حالت میں ملیں؟

(ب) اس واقعہ اور گرفتار ملزمان کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اخباری رپورٹ اور حقائق میں تھوڑا سا فرق ہے اصل حقائق یہ ہیں کہ مورخہ 2-اپریل 2019 کو محمد اویس رات کو اپنے گھر پر نہ پہنچا تو اس کے ورثاء نے اس کی تلاش شروع کر دی وہ تلاش کرتے ہوئے مسمات صائمہ بی بی بیوہ کے گھر پہنچے تو گھر کے دروازے کو اندر سے لاک لگا ہوا تھا انہوں نے پولیس کو طلب کیا جو ہمراہ پولیس مین گیٹ کی دیوار پھلانگ کر کھولا گیا اور اندر جانے کے لئے کمرے کی جالی کو کاٹا گیا کمرے کا دروازہ بھی اندر سے لاک تھا جس کو بذریعہ آہنی راڈ کھولا گیا تو دیکھا کہ مسمات صائمہ بی بی مردہ حالت میں پڑی تھیں جبکہ اویس آخری سانسیں لے رہا تھا جس کو فوری طور پر ہمراہ ورثا ہسپتال بھجوایا گیا لیکن وہ راستے میں ہی دم توڑ گیا مقتول کے منہ سے جھاگ جاری تھی اور جسم پر کوئی زخم کا نشان نہ تھا اس میں پولیس نے فوری طور پر کارروائی کی اور جو ہمیں درخواست موصول ہوئی اُس میں ابتدائی طور پر کسی ملزم کو نامزد نہیں کیا گیا تھا بعد میں دو ملزمان کو نامزد کیا گیا جن دونوں کو گرفتار کر کے شامل تفتیش کر لیا گیا ہے اس میں forensic کی رپورٹ بھی

آچکی ہے، میڈیکل کی رپورٹ بھی آچکی ہے۔ ملزمان کے بیان لینے کے بعد انشاءاللہ تعالیٰ حقائق کو یکسو کر کے چلان عدالت میں پیش کیا جائے گا دو ملزمان گرفتار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ I am satisfied

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

راجن پور: دہشتگردوں کی فائرنگ سے پانچ افراد کا قتل

349: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام ٹی وی چینلز اور اخبارات مورخہ 12-نومبر 2019 کی خبروں کے مطابق ضلع راجن پور میں دہشتگردوں کی موجودگی کی اطلاع پر پولیس ٹیم ٹرائبل ایریا جا رہی تھی کہ عربی ٹبہ پر موٹر سائیکل سواروں نے پولیس وین پر فائرنگ کر دی، ان دہشتگردوں کی فائرنگ سے دو پولیس اہلکاروں سمیت پانچ افراد ہلاک ہو گئے؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اگر ہاں تو کن دفعات کے تحت اور اس واقعہ میں ملوث کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ ہوا اور یہ intelligence based operation تھا جو اطلاع ملی تھی اُس کے بعد ایک ٹیم تشکیل دی گئی تھی اور انہوں نے combined operation کرنا تھا اس آپریشن کے نتیجہ میں جو deaths ہوئی ہیں وہ بھی درست ہیں کہ ان لوگوں نے جام شہادت نوش کیا ہے۔ اس میں کمانڈر ریاض گل، کمانڈر رنگی، کمانڈر چاند، کمانڈر مجاہد لاڑو، کمانڈر ناراض مئیو، کمانڈر افضل اور برہمداغ بگٹی جن کی ایماء پر یہ مقدمہ درج کیا گیا ہے اور مقدمہ 109، 148، 149، 186، 352، 302 اور 780A کے تحت درج کیا گیا ہے اس میں تفتیش ہو رہی

special investigation team بنائی گئی ہے۔ جیسے ہی اس میں مزید پیشرفت ہو گی میں معزز ایوان کو آگاہ کروں گا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں تھوڑی سی توجہ چاہوں گی کہ ڈسٹرکٹ راجن پور میں آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ یہ آئے روز کے واقعات ہو رہے ہیں کیا ان کے مستقل سدباب کے لئے بھی حکومت کچھ سوچ رہی ہے یا ہم صرف شہادتیں ہی دیکھتے رہیں گے اور ایف آئی آر ز ہی کٹواتے رہیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! سوال repeat کر دیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نہیں میں وہی بات کر رہی ہوں کہ آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ راجن پور میں یہ آئے روز کے واقعات ہیں کہ کیا ہم صرف نعشیں ہی اُٹھاتے رہیں گے، حکومت کے پاس اس کے مستقل سدّباب کے لئے کیا کوئی پلان نہیں ہے، کیا ہم روز فاتحہ خوانی ہی کرتے رہیں گے اور ایف آئی آرز ہی درج کرتے رہیں گے وہاں مستقل اُس کے سدّباب کی ضرورت ہے تو اس کے لئے حکومت کوئی لائحہ عمل بنانا چاہتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! یہ ٹرائبل ایریا کے قریب واقعہ ہوا ہے اور یہ properly planned نہیں تھا یہ میرا ہی ایریا ہے کیونکہ وہ BRA اور BLA کے لوگ بلوچستان سے آتے ہیں اور وہ ہٹ کر کے they go back to Baluchistan یہ بہت بڑا issue ہے ساری Law Enforcement Agencies ہیں اس میں workout کر رہی ہے اور وہ intelligence based کام کریں گی پھر ہم ان کو eliminate کر سکتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سپیکر کی جانب سے نیو کیمپس لاہور سے ملحقہ انڈر پاس کو وارث میر کے نام سے منسوب کرنے کے بارے میں رولنگ پر عملدرآمد کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں انتہائی ادب اور احترام سے آپ کی وساطت سے معزز وزیر قانون گزارش کرنا چاہتا ہوں پروفیسر وارث میر صاحب جس نے بڑی کڑی دھوپ کا سفر طے کیا اور ایک مزاحمت کی علامت تھے last government میں ایک انڈر پاس کا نام جو نیو کیمپس ہے اُس کا نام پروفیسر وارث میر انڈر پاس رکھ دیا گیا اور آپ کی جگہ کچھ روز پہلے جناب پرویز الٰہی یہاں پر تشریف فرما تھے ہم نے اُن سے گزارش کی تھی کہ آپ اُس انڈر پاس کی بجائے فیروز پور روڈ سے ہمارا کیا لینا دینا، اس کا نام بے شک کشمیر روڈ رکھ دیں لیکن پروفیسر وارث میر انڈر پاس جس کے حوالے سے جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ مزاحمت کی علامت تھے ان کا نام رکھ کر پھر ختم کرنا یہ اچھی بات نہیں ہے۔ I don't know what is the mystery کہ ایسا کیوں کیا گیا ہے؟ وزیر قانون نے اس وقت کشادہ دلی کا مظاہرہ کیا تھا اور وہ اجلاس 11۔ اکتوبر کو ہوا تھا اب اس کو بھی کافی وقت گزر چکا ہے۔ پُل کے شروع میں تو وارث میر لکھا ہوا ہے لیکن جب پُل پر جاتے ہیں تو وہاں پر کشمیر انڈر پاس لکھا ہے تو میری humble submission ہے کہ اس پُل کا نام دوبارہ پروفیسر وارث میر رکھا جائے کیونکہ وہ ایک بہت بڑا نام تھے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر کا فرمانا درست ہے کہ جب جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے تو انہوں نے ایک رولنگ دی تھی کہ اس پُل کا نام تبدیل کیا جائے تو اس پر کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں انشاءاللہ تعالیٰ concerned department سے رابطہ کرکے we will try to expedite it.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اس پر کام کیا کرنا ہے؟ صرف کشمیر انڈر پاس کو کاٹ کر پروفیسر وارث میر انڈر پاس نام رکھنا ہے جیسا کہ انہوں نے پہلے ایک ہی رات میں سب کچھ کیا ہے ویسے ہی اب بھی کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! اس پُل کا نام جلد از جلد تبدیل کر دیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ ہماری کچھ تحاریک التوائے کار pending تھیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 18/5 جناب نصیر احمد نے پیش کی تھی اس کا جواب ہم نے متعلقہ منسٹر صاحب سے لینا ہے۔ کیا متعلقہ منسٹر جناب عادل پرویز یہاں پر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/174 جناب گلریز افضل گوندل نے پیش کی تھی۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب وزیر قانون دیں گے۔ جی، وزیر قانون!

سرگودھا: پھگھوال کے جنگلات سے لکڑی چوری کے واقعات میں اضافہ

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر نے نشاندہی کی تھی کہ ضلع سرگودھا میں سینکڑوں ایکڑ پر جنگلات تھے لیکن اب موقع پر درخت بہت کم رہ گئے ہیں۔ اس جنگل سے چند روز قبل ہزاروں من لکڑی اور درخت کاٹ کر فروخت کر دیئے اور جن میں سے چار ٹرک لکڑی سے بھرے ہوئے پکڑے گئے۔ اس حوالے سے گزارش ہے کہ یہ واقعہ رونما ہونے کے بعد ہم اس پر انکوائری کر رہے ہیں جیسے ہی انکوائری مکمل ہو گی میں انکوائری رپورٹ معزز ایوان میں پیش کر دوں گا لیکن اس میں صرف گزارش یہ ہے کہ تھوڑی سی اس میں exaggeration تھی کیونکہ اتنا زیادہ واقعہ نہیں ہوا تھا جتنا کہ تحریک التوائے کار میں بیان کیا گیا ہے۔ بہر حال میں معزز ممبر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس حوالے سے concern show کیا اور انشاءاللہ تعالیٰ ان کے concern کے مطابق اس پر کارروائی کی جائے گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر219/18 شیخ علاؤ الدین کی ہے وہ پیش کر چکے ہیں لہٰذا متعلقہ منسٹر میاں محمود الرشید اس کا جواب دیں گے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں کیونکہ اس تحریک التوائے کار کا جواب میں ابھی ڈیپارٹمنٹ سے نہیں لے سکا اور شیخ علاؤ الدین بھی یہاں پر موجود نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اب ہم گورنمنٹ بزنس کی طرف آتے ہیں۔

Extension of Ordinances, Laying of Ordinances, Introduction of Bills.

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ایجنڈے میں دیئے گئے آرڈیننسوں
کو واپس لینے اور قانون سازی قواعد کے مطابق کرنے کا مطالبہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری چند ایک گزارشات آج کے گورنمنٹ بزنس کے حوالے سے ہیں۔ عرض یہ ہے کہ چاہے پنجاب اسمبلی یا قومی اسمبلی اس کی primary duty قانون سازی ہے۔ ہم نے یہاں اور قومی اسمبلی میں بھی دیکھا ہے کہ وہاں پچھلے ایک ڈیڑھ ماہ سے آرڈیننسز کے سہارے ہاؤس کو چلانے کی کوشش کی جارہی تھی۔

جناب سپیکر! میرا اپنا خیال ہے کہ پنجاب اسمبلی کی تاریخ میں اتنی ریکارڈ تعداد میں آرڈیننسز کے ذریعے اس ہاؤس کو چلانے کی روایت اور مثال اس حکومت نے قائم کی ہے۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا کہ آرڈیننسز کی مدت 90دن کی ہوتی ہے یعنی 90دن کے بعد دوبارہ ان کی

extension نہیں لی گئی اور وہ چار یا پانچ آرڈیننسز lapse کر گئے۔ اب ان 90 دنوں کے دوران ان محکموں میں جو بھی اقدامات کئے گئے یہ سارا پیسا جو اقدامات پر لگا وہ پنجاب کی عوام کی ٹیکس کی کمائی کا لگا ہے۔ آپ نے ان 90 دنوں کے دوران چار آرڈیننسز کے ذریعے، قانون سازی کی بلکہ اب تو 90 دنوں سے بھی زیادہ وقت ہو چکا ہے اب ان 90 دنوں کے دوران آپ نے جتنے بھی اقدامات کئے ہیں وہ منسوخ ہونے کی وجہ سے آرڈیننسز غیر قانونی قرار پائے اور ان پر جو خرچہ ہوا وہ بھی ضائع ہو گیا اور تمام اقدامات بھی ضائع ہو گئے اس لئے آج حکومت دوبارہ سے اس کی extension مانگ رہی ہے۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ پنجاب کی پارلیمانی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں آپ آرڈیننسز لائے اور وہ منسوخ ہوئے حالانکہ یہ بات ٹھیک ہے کہ Ordinances Constitution of Pakistan کے آرٹیکل 128 کے تحت جاری ہوتے ہیں۔ اگر ایک اسمبلی سیشن سے دوسرے اسمبلی سیشن کا دورانیہ زیادہ ہو جائے تو ماضی میں ہر حکومت ایک یا دو آرڈیننسز لاتی ہے پھر جیسے ہی اسمبلی آتی ہے اس میں ان آرڈیننسز کی approval procedure کے تحت ہوتی ہے لیکن آج میں یہ گورنمنٹ بزنس کا پیپر دیکھ رہا ہوں کہ اس کے مطابق پانچ آرڈیننسز lapse ہوئے ہیں اور پانچ کی آج extension ہے۔ پھر اس پر صبر کیا گیا اور نہ ہی اس سے کوئی سبق سیکھا گیا بلکہ آج صفحہ نمبر 2 کو دیکھیں تو تین نئے آرڈیننسز پیش کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ویسے تو ہر قانون سازی بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہے لیکن ان نئے تین آرڈیننسز میں سے جو دوسرا اور تیسرا آرڈیننس ہے وہ لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے ہے یعنی پہلے تو آپ لوکل گورنمنٹ کا بل جلد بازی میں یہاں سے منظور کرواتے ہیں اور سٹینڈنگ کمیٹی میں اس پر proper voting بھی ہوتی ہے اس کے باوجود جیسے تیسے آپ اس بل کو پاس کروا لیتے ہیں اس کے بعد جب الیکشن کمیشن ایک قدغن لگاتا ہے کہ آپ کی پنجاب اسمبلی کی لوکل باڈیز کے حوالے سے جو قانون سازی ہوئی ہے وہ Constitution of Pakistan سے متصادم اور الیکشن رولز کی کھلم کھلا violation ہے تو پھر ہمارا لاء ڈیپارٹمنٹ اور لوکل باڈیز ڈیپارٹمنٹ ان کو یقین دہانی کرواتا ہے ہم اس کو rectify کریں گے۔ یہ جو دو آرڈیننسز ہیں ان میں ایک آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019 ہے اور دوسرا آرڈیننس

(ترمیم) پنجاب ویلیج پنچایتیں اینڈ نیبرہڈ کونسلز 2019 ہے۔ ہر ایم پی اے چاہے وہ حکومتی یا اپوزیشن بنچز سے تعلق رکھتا ہو اس نے اپنے حلقے میں جا کر لوکل باڈیز کا الیکشن لڑنا اور اس کی تیاری بھی کرنی ہے لیکن یہ دو آرڈیننسز بہت اہم ہیں اور ان آرڈیننسز کا کسی ایم پی اے کو پتا ہے، کسی کمیٹی کے پاس سے ہو کر یہ آئے ہیں اور نہ ہی اس پر ہاؤس میں کوئی debate ہو رہی ہے۔ یہ آرڈیننسز آج direct ہی اکثریت کی بنیاد پر pass کر لیں گے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے آخری گزارش یہ ہے کہ اس حکومت میں بطور وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار پر بھی تنقید ہوتی ہے لیکن اس ہاؤس میں جتنے بھی منسٹر ہیں ان میں سے وزیر قانون سب سے زیادہ تجربہ کار، competent اور کام کرنا بھی جانتے ہیں لیکن آگے چلیں تو اگر سب سے competent minister کے ڈیپارٹمنٹ کی یہ حالت ہے تو پھر باقی منسٹروں کا آپ اندازہ کر لیں۔ اگر جناب محمد بشارت راجا کے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی یہ حالت ہے کہ وہ قانون سازی آرڈیننسز کے سہارے چلا رہے ہیں تو باقیوں کا تو ویسے ہی اللہ حافظ ہے، اگر جناب محمد بشارت راجا کی کارکردگی پر question mark لگتا ہے تو پھر باقی کوئی نہیں بچتا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دو بنیادی چیزیں ہوتی ہیں ایک قانون سازی اور دوسرا احتساب اور احتساب کے لئے ادارے تشکیل دیئے جاتے ہیں لیکن جب سے پی ٹی آئی کی حکومت آئی ہے اس نے اداروں کی تشکیل کی بجائے اداروں سے ایک انصاف واشنگ مشین لی جو اس میں داخل ہو گیا وہ دوسری طرف سے آیا تو احتساب سے پاک صاف تھا۔ انہوں نے احتساب کا تو یہ حال کر دیا ہے۔ قانون سازی کے حوالے سے عرض ہے کہ آج پنجاب اسمبلی کے اندر انصاف آرڈیننسز فیکٹری ہے، مرکز اور پنجاب دونوں میں یہ فیکٹریاں لگی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر، میں وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ جس طرح مرکز میں قومی اسمبلی کے اندر حکومت نے جاری کئے گئے آرڈیننس withdraw کئے ہیں اور قانون سازی کا proper طریقہ اختیار کیا ہے۔

جناب سپیکر!میری آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے گزارش ہے کہ آج یہ extend کریں اور نہ ہی نئے آرڈیننسز لے کر آئیں بلکہ جس طرح قومی اسمبلی میں پی ٹی آئی نے کیا ہے ہم بعض دفعہ پی ٹی آئی پر تنقید بھی کرتے ہیں لیکن اگر وہاں انہوں نے اچھا کام کیا ہے تو آپ بھی اس کی تقلید کریں اور ان تمام آرڈیننسز کو withdraw کریں اور اس پورے ہاؤس کو confidence میں لے کر قانون سازی کا روایتی طریقہ اختیار کریں، آپ یہ bad legislation لا رہے ہیں ابھی دس آرڈیننسز آ گئے ہیں۔ یہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے کہ اب تک آپ کے اٹھارہ بل پاس ہوئے ہیں، اس ایوان میں پی ٹی آئی نے جو قانون سازی کی ہے اس کے تحت ابھی تک اٹھارہ بل پاس کئے ہیں اور یہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی بار ہو رہا ہے کہ pending bills کی تعداد 20 ہے یعنی ان کی تعداد پاس bills سے زیادہ ہے۔ یہ پہلے کبھی نہیں ہوا کہ pending 20 bill ہیں اور اٹھارہ پاس ہوئے ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ اگر دس بل پاس ہوئے ہیں تو دو تین بل pending چل رہے ہوتے ہیں لیکن یہاں تو 20 بل pending ہیں۔

جناب سپیکر!میں تنقید برائے تنقید نہیں کر رہا بلکہ چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس کو confidence میں لے کر اس کے اختیارات میں اضافہ کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! مجھے بھی بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر سے گزارش ہے کہ مجھے جواب دے لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ معزز ممبر نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے میں ان کا احترام کرتا ہوں لیکن میں توقع کر رہا تھا کہ وہ یہ فرماتے کہ اس میں یہ illegality، کیا ہم کوئی بل یا آرڈیننس قانون اور آئین کے منافی لے کر آئے ہیں اور کیا آئین ہمیں اس بات کی اجازت دیتا ہے یا نہیں؟ میں سیکرٹری اسمبلی سے request کروں گا کہ معزز ممبر کو آئین کی کتاب دے دیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے request کروں گا کہ آپ آئین کا آرٹیکل 128 پڑھیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے پڑھ لیا ہے اور میں نے خود آئین کا آرٹیکل 128، quote کیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں ہاؤس کی انفارمیشن کے لئے پڑھ دیتا ہوں۔

128(1). The Governor may, except when the Provincial Assembly is in session, if satisfied that circumstances exist which render it necessary to take immediate action, make and promulgate an Ordinance as the circumstances may require.

جناب سپیکر! آئین کا یہ آرٹیکل گورنر صاحب کو آئینی اختیار دیتا ہے کہ وہ آرڈیننس جاری کر سکتے ہیں اور ہم نے آئین کے آرٹیکل 128 کے تحت گورنر صاحب سے یہ آرڈیننس جاری کرائے۔ اب آرڈیننس جاری ہونے کے بعد کیا ہم رولز آف پروسیجر کے تحت قانون سازی کے سارے process کو bypass کر رہے ہیں؟ ہم اسے bypass نہیں کر رہے بلکہ وہ تمام آرڈیننس اسمبلی میں آئیں گے، اسمبلی میں lay ہوں گے پھر متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹیز کو refer ہوں گے، وہاں سے clear ہو کر آئیں گے تو پھر یہ معزز ایوان ان پر قانون سازی کرے گا اس لئے یہ کہنا اور یہ تاثر دینا کہ یکطرفہ طور پر bulldoze کیا جارہا ہے یہ غلط ہے۔ بالکل bulldoze نہیں کیا جارہا بلکہ جو بھی آرڈیننسز ہوں گے وہ اسمبلی کی متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹیز کو refer ہوں گے اور وہاں consideration کے بعد جس طرح ایک عام قانون آتا ہے اس کے تحت آئیں گے اس لئے ہم نے کوئی غیر قانونی یا غیر آئینی کام نہیں کیا۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی خدمت میں دو حوالوں سے مزید عرض کرنا چاہتا ہوں ایک تو انہوں نے کہا کہ اٹھارہ بل پاس ہوئے ہیں اور بیس بل pending ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ ہمارے بیس بل pipeline میں ہیں۔ اگر ہم اکثریت کی بنیاد پر انہیں bulldoze کر کے مسلط کر

دیتے تو وہ ایک علیحدہ بات تھی لیکن ہم ایک legal process complete کر رہے ہیں اس لئے یہ تو آپ کو appreciate کرنا چاہئے تھا کہ ہم process complete کئے بغیر انہیں اسمبلی میں نہیں لا رہے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے بات کی ہے کہ ہم لوکل گورنمنٹ بل میں ترامیم لے کر آئے ہیں، بالکل ہم ترامیم لے کر آئے ہیں اس کی دو وجوہات ہیں۔ آپ میرے ساتھ اتفاق کریں گے کہ ہم نے جو قانون بنایا تھا اس معزز ایوان نے اسے پاس کیا تھا۔ وہ قانون سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس گیا تھا اور میں انتہائی وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس سٹینڈنگ کمیٹی میں اپوزیشن کے جتنے بھی معزز ممبر تھے ہم نے ان تمام کے اتفاق رائے سے وہ بل پاس کیا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: نہیں، نہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میری بات سنیں! آپ تو اس میں تھیں ہی نہیں تو پھر آپ کا نہیں کہاں سے آ گیا؟ جو معزز ممبران موجود تھے میں تو ان کی بات کر رہا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ بات on oath کہتا ہوں، اسمبلی کا پورا سٹاف اور ہمارے تمام ممبران on oath یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ جس دن یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی سے پاس ہوا تو تمام ممبران نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔ اب اس میں ترامیم کیوں آئیں؟ قواعد وضوابط اور آئین کے مطابق جب ہم نے ایک بل پاس کیا تو چونکہ ہم نے الیکشن کرانا ہے جس کے لئے ہمیں الیکشن کمیشن آف پاکستان سے رجوع کرنا پڑتا ہے۔ آپ نے بھی اخبارات میں پڑھا ہو گا کہ ہم نے وہ بل الیکشن کمیشن آف پاکستان کو بھیجا اور اس میں چند ایک تکنیکی باتیں، چند ایک ٹیکنیکل errors تھیں جنہیں الیکشن کمیشن آف پاکستان نے point out کیا۔ ہمارا یہ لوکل گورنمنٹ بل عدالت عالیہ میں چیلنج بھی ہوا ہوا ہے۔ عدالت عالیہ میں الیکشن کمیشن آف پاکستان نے باقاعدہ یہ سٹیٹمنٹ دی کہ اس میں کچھ patent errors تھیں جو ہم نے point out کی ہیں وہ دور ہونے کے بعد اس میں اپنی رائے دیں گے۔ ہم نے وہ errors دور کرنے کے لئے یہ آرڈیننس جاری کرایا اور اس کے بعد الیکشن کمیشن آف پاکستان نے اس پر اپنی تسلی کا اظہار کیا اور انہوں نے کہا کہ یہ بل قابل عمل ہے اور ہم

اس کے مطابق الیکشن کرائیں گے لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی ایسا کام نہیں ہے جو آئین اور قانون کے خلاف کیا گیا ہو۔ اگر آئین اور قانون کے خلاف کیا گیا ہے تو عدالتیں موجود ہیں یہ وہاں سے ان کو turn down کروا دیں لیکن میں اس بات کو دوبارہ دہرانا چاہتا ہوں کہ ہم نے آئین اور قانون کے مطابق قانون سازی کی ہے اور اسمبلی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے ابھی تک اٹھارہ بل پاس کئے ہیں اور جو بیس بل pending ہیں انشاء اللہ آئندہ آنے والے وقت میں وہ بھی legislate ہوں گے اور یہی اسمبلی انہیں legislate کرے گی۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

سرکاری کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس take up کرتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ تشریف رکھیں۔

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the motion under rule 127 of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت آرڈیننسز کی میعاد میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to move Resolutions under Article 128 (2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances."

1) The Rawalpindi Women University, Rawalpindi Ordinance 2019 (IX of 2019).
2) The University of Mianwali Ordinance 2019(X of 2019).
3) The Punjab Public Private Partnership Ordinance 2019(XI of 2019).
4) The Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Ordinance 2019(XII of 2019).
5) The Punjab Probation and Parole Service Ordinance 2019 (XIII of 2019).

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128 (2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances."

1) The Rawalpindi Women University, Rawalpindi Ordinance 2019 (IX of 2019).
2) The University of Mianwali Ordinance 2019(X of 2019).
3) The Punjab Public Private Partnership Ordinance 2019(XI of 2019).
4) The Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Ordinance 2019(XII of 2019).
5) The Punjab Probation and Parole Service Ordinance 2019 (XIII of 2019).

Those who are in favour say ayes and should rise in their seats. Secretary Assembly should count the members.

More than hundred members are standing and leave is granted.

(Leave is granted)

(اذان عشاء)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ اسمبلی کی کارروائی کو bulldoze نہ کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے اور "ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے" کی نعرے بازی شروع کر دی)

جناب سپیکر! ہماری بات تو سُن لیں اور اگر آپ ہماری بات نہیں سُنیں گے تو ہم ایوان سے واک آؤٹ کر جائیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

آرڈیننسز

(میعاد میں توسیع کی قراردادیں)

آرڈیننس راولپنڈی خواتین یونیورسٹی، راولپنڈی 2019

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Resolution for extension of the Rawalpindi Women University, Rawalpindi Ordinance 2019 (IX of 2019). Minister for Law may move Resolution for extension.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Rawalpindi Women University, Rawalpindi Ordinance 2019 (IX of 2019), promulgated on 26th August 2019, for a further period of ninety days with effect from 24th November 2019."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Rawalpindi Women University, Rawalpindi Ordinance 2019 (IX of 2019), promulgated on 26th August 2019, for a further period of ninety days with effect from 24th November 2019."
>
> Now, the question is:
>
> "That the Resolution for extension of the ordinance be passed."

(The Resolution is passed.)

آرڈیننس میانوالی یونیورسٹی 2019

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Resolution for extension of the University of Mianwali Ordinance 2019(X of 2019). Minister for law may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the University of Mianwali Ordinance 2019(X of 2019), promulgated on 26th August 2019, for a further period of ninety days with effect from 24th November 2019."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the University of Mianwali Ordinance 2019(X of 2019), promulgated on 26th

August 2019, for a further period of ninety days with effect from 24th November 2019."

Now, the question is:

"That the Resolution for extension of the ordinance be passed."

(The Resolution is passed.)

آرڈیننس پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب2019

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the resolution for extension of The Punjab Public Private Partnership Ordinance 2019(XI of 2019). Minister for law may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of The Punjab Public Private Partnership Ordinance 2019(XI of 2019), promulgated on 30th August 2019, for a further period of ninety days with effect from 28th November 2019."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of The Punjab Public Private Partnership Ordinance 2019(XI of 2019), promulgated on 30th August 2019, for a further period of ninety days with effect from 28th November 2019."

Now, the question is:

"That the Resolution for extension of the ordinance be passed."

(The Resolution is passed.)

آرڈیننس (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب2019

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Resolution for extension of the Punjab Medical Teaching Institutions(Reforms) Ordinance 2019 (IIX of 2019). Minister for law may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of The Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Ordinance 2019 (IIX of 2019), promulgated on 2nd September 2019, for a further period of ninety days with effect from 1st December 2019."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Ordinance 2019 (IIX of 2019), promulgated on 2nd September 2019, for a further period of ninety days with effect from 1st December 2019."

Now, the question is:

"That the Resolution for extension of the ordinance be passed."

(The Resolution is passed.)

آرڈیننس پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب2019

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Resolution for extension of the Punjab Probation and Parole Service Ordinance 2019 (XIII of 2019). Minister for Law may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Probation and Parole Service Ordinance 2019 (XIII of 2019), promulgated on 6th September 2019, for a further period of ninety days with effect from 5th December 2019.

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Probation and Parole Service Ordinance 2019 (XIII of 2019), promulgated on 6th September 2019, for a further period of ninety days with effect from 5th December 2019."

Now, the question is:

"That the Resolution for extension of the ordinance be passed."

(The Resolution is passed.)

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی 2019

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2019. Law Minister may lay the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2019.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2019 has been laid and is referred to the Standing Committee on Agriculture with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019

MR DEPUTY SPEAKER: Law Minister may lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2019.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2019 has been laid and is referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ویلیج پنچایتیں اینڈ نیبرہڈ کونسلز 2019

MR DEPUTY SPEAKER: Law Minister for Law may lay the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Ordinance 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Ordinance 2019.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Ordinance 2019 has been laid and is referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development with the direction to submit its report within two months.

مسودات قانون

(جو پیش ہوئے)

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2019

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2019.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2019, has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Industries for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) (ورکرز کی شرکت) کمپنیوں کے منافع جات 2019

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may introduce the Companies Profits (workers participation) (Amendment) Bill 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Companies Profits (workers participation) (Amendment) Bill 2019.

MR DEPUTY SPEAKER: The Companies Profits (workers participation) (Amendment) Bill 2019, has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Labour and Human Resources for report within two months.

مسودات قانون

(جوزیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2019

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The First amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Malik Khalid Mehmood Babar, Malik Ahmad Saeed Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Sami Ullah Khan, Mr Javed Alloud Din Sajid, Ch Iftikhar

Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Mehwish Sultana, Ms Tahia Noon, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mrs Gulnaz Shahzadi, , Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it:

Not moved may be taken as withdrawn.

The second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Malik Khalid Mehmood Babar, Malik Ahmad Saeed Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Sami Ullah Khan, Mr Javed Alloud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Mehwish Sultana, Ms Tahia Noon, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mrs Gulnaz Shahzadi, , Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia

Abid. Any mover except the one who has moved or discussed the earlier motion may move it.

No, mover is present, the amendment is not moved may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 & 3

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 & 3 of the Bill are under consideration. There is no amendment in it.

Now, the question is:

"That Clauses 2 & 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE & LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2019, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2019, be passed."
>
> Now, the question is:
>
> "That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ و عشر پنجاب 2019

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Zakat and Ushr, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Zakat and Ushr, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The First amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Malik Khalid Mehmood Babar, Malik Ahmad Saeed Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Sami Ullah Khan, Mr Javed Alloud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Mehwish Sultana, Ms Tahia Noon, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mrs Gulnaz Shahzadi, , Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

The mover is not present, the amendment is not moved it may be taken as withdrawn.

The second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Malik Khalid Mehmood Babar, Malik Ahmad Saeed Khan, Rana Muhammad Iqbal

Khan, Mr Sami Ullah Khan, Mr Javed Alloud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Mehwish Sultana, Ms Tahia Noon, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mrs Gulnaz Shahzadi, , Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover except the one who has moved or discussed the earlier motion may move it.

No, mover is present, the amenment is not moved, it may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 4

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 4 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 2 to 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Malik Khalid Mehmood Babar, Malik Ahmad Saeed Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Sami Ullah Khan, Mr Javed Alloud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Mehwish Sultana, Ms Tahia Noon, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mrs Gulnaz Shahzadi, , Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

The amendment is not moved, it may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Mr Bilal Farooq Tarar,

Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Malik Khalid Mehmood Babar, Malik Ahmad Saeed Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Sami Ullah Khan, Mr Javed Alloud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Mehwish Sultana, Ms Tahia Noon, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mrs Gulnaz Shahzadi, , Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

The amendment is not moved, it may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from: Minister for Law he may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> That in the said Bill in Clause 1 for sub-Clause 2 the following shall be substituted:
>
> "It shall come into force at once and shall be deemed to taken effect on from 15th October 2019."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> That in the said Bill in Clause 1for sub-Clause 2 the following shall be substituted:
>
> "It shall come into force at once and shall be deemed to taken effect on from 15th October 2019."
>
> Now, the question is:
>
> That in the said Bill in Clause 1for sub-Clause 2 the following shall be substituted:
>
> "It shall come into force at once and shall be deemed to taken effect on from 15th October 2019."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

> "That Clause 1 of the Bill, as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE & LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Preamble and the Long the Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Bill 2019, as amended be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Bill 2019, as amended be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Bill 2019, as amended be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill as amended is passed.)

مسودہ قانون (مدارس و سکولز) ضبط شدہ اور منجمد کردہ ادارے پنجاب 2019

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on School education, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on School education, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it the question is:

"That the Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 21

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 21 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 3 to 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from: Minister for Law, he may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That in the said Bill in Clause 22 for sub-Clause 2 the following shall be substituted.

(2) Notwithstanding the repeal of the Punjab Sized and Freezed Institutions (Madaaris and School) Ordinance 2019 (V of 2019), all actions taken under the repealed Ordinance from the date of repeal of the said Ordinance till the date of commencement of the act shall be deemed to have been taken under the Act."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in the said Bill in Clause 22 for sub-Clause 2 the following shall be substituted.

(2) Notwithstanding the repeal of the Punjab Sized and Freezed Institutions (Madaaris and School) Ordinance 2019 (V of 2019), all actions taken under the repealed Ordinance from the date of repeal of the said Ordinance till the date of commencement of the act shall be deemed to have been taken under the Act."

Now, the question is:

"That in the said Bill in Clause 22 for sub-Clause 2 the following shall be substituted.

(2) Notwithstanding the repeal of the Punjab Sized and Freezed Institutions (Madaaris and School) Ordinance 2019 (V of 2019), all actions taken under the repealed Ordinance from the date of repeal of the said Ordinance till the date of commencement of the act shall be deemed to have been taken under the Act."

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2 CLAUSE 1, PREAMBLE & LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Bill 2019,as amended be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Bill 2019, as amended be passed."
>
> Now, the question is:
>
> "That the Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Bill 2019, as amended be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill as amended is passed.)

زیرو آر نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ زیرو آر نوٹس محترمہ عظمیٰ کاردار نے پیش کیا تھا۔ اس کا جواب وزیر سکولز ایجوکیشن جناب مراد راس نے دینا ہے۔ جی، جناب مراد راس!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس زیرو آر نوٹس کو pending کر دیں کیونکہ میرے پاس جواب ہے لیکن اس وقت اس کا جواب یہاں پر نہیں ہے۔ میں کل اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ جناب سمیع اللہ خان، ملک ندیم کامران اور محترمہ حنا پرویز بٹ کی طرف سے زیرو آر نوٹس 47/19 پیش کیا گیا تھا۔ اس کا جواب میاں محمد اسلم اقبال نے دینا ہے۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر!اس زیرو آور نوٹس کو کل تک pending کر دیں۔ میں کل اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آور نوٹس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آور نوٹس 50/19 محترمہ سیمابیہ طاہر کی طرف سے محکمہ جنگلات سے متعلق تھا۔ جی، وزیر قانون!

تحصیل کوٹلی ستیاں میں جنگلی سوروں کی وجہ سے متعدد افراد جاں بحق

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ محترمہ سیمابیہ طاہر نے ایک زیرو آور نوٹس پیش کیا تھا کہ کوٹلی ستیاں راولپنڈی کے جنگلات اور زرعی رقبہ میں لگی فصلات کو جنگلی سور تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ ان جنگلی سوروں کی وجہ سے پچھلے تین ماہ میں 14 اموات ہو چکی ہیں لیکن عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لئے حکومتی اقدامات نظر نہیں آ رہے۔

جناب سپیکر! محترمہ سیمابیہ طاہر نے جب یہ تحریک پیش کی تھی تو اس وقت بھی ان کی خدمت میں یہ گزارش کی گئی تھی کہ محکمہ جنگلات کو جہاں کہیں بھی اس قسم کی شکایت ملتی ہے یا کسی انسانی جان کے ضائع ہونے کی یا کسی فرد پر حملہ کرنے کی اطلاع موصول ہوتی ہے تو وہاں پر کارروائی کی جاتی ہے لیکن as such کوئی crash programme گورنمنٹ کے پاس یا محکمہ کے پاس نہیں ہے کہ ان کو ختم کرنے کے لئے کوئی اقدامات کئے جائیں۔ مقامی طور پر بھی اگر محکمہ کی معاونت چاہئے ہو تو وہاں پر اقدامات کئے جاتے ہیں۔ میں محترمہ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں محکمہ کو ہدایت کی جائے گی کہ مقامی آبادی جہاں کہیں بھی محکمہ کی معاونت کی بات کرے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ محکمہ کی طرف سے ان سے پورا تعاون کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ سیمابیہ طاہر!

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آور نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں محترمہ عظمیٰ کاردار کے زیرو آور نوٹس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ زیرو آور نوٹس pending ہو چکا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! دو منٹ کا جواب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ جواب دے دیں۔

سپریم کورٹ کے فیصلے کے باوجود
پرائیویٹ سکولوں کا چھٹیوں میں بھی پوری فیس وصول کرنا

(۔۔۔جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! انہوں نے جو سوال پوچھا تھا اس کے متعلق سپریم کورٹ کے نئے آرڈرز آ گئے ہیں۔ سابق چیف جسٹس آف پاکستان نے سکولوں کی فیس کے متعلق آرڈر کئے تھے کہ گرمیوں کی چھٹیوں کی فیس 50 فیصد ختم کر دی جائے اور 20 فیصد فیس کم کی جائے۔ وہ سارا فیصلہ نئے چیف جسٹس آف پاکستان نے ختم کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جنوری 2017 کو بنیاد بنا کر 2018 کے لئے 5 فیصد فیس اور 5 فیصد فیس 2019 کے لئے بڑھائی جا سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! کیا آپ اس جواب سے مطمئن ہیں؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آور نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اجلاس کی کارروائی مورخہ 19۔نومبر 2019 سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔